FBISE HSSC-I · Tarjuma Quran

# پچیس منتخب موضوعات
# مکمل تفصیلی اردو نوٹس

واقعہ وار، حکم وار اور امتحانی ترتیب کے ساتھ تیار کردہ نوٹس - ہر موضوع میں صرف متعلقہ تفصیل، واضح headings اور طویل جوابی مواد۔

طریقہ استعمال: ہر موضوع کے آغاز میں "جواب لکھنے کی ترتیب" دی گئی ہے۔ اسی ترتیب کو ERQ میں headings بنا کر لکھیں۔ واقعاتی موضوعات میں واقعہ مکمل ترتیب سے بیان ہے، جبکہ احکامی موضوعات میں ہر حکم الگ عنوان کے تحت واضح کیا گیا ہے۔

| 25 | 4 | ERQ | RTL |
|---|---|---|---|
| منتخب موضوعات | مقررہ سورتیں | طویل جواب | نستعلیق ڈیزائن |

CONTENTS · 25 TOPICS

# فہرست موضوعات

## اہم ہدایت

یہ PDF خاص طور پر 25 منتخب مضامین کے لیے ہے۔ اس میں عمومی "تعلیمات" کو الگ عنوان بنا کر غیر ضروری طوالت نہیں دی گئی؛ ہر موضوع کو اسی کے اصل مطالب کے مطابق لکھا گیا ہے، جیسے صفات، واقعات، احکام، غزوات یا تاریخی پس منظر۔


01 تین گروہ: متقین، کفار اور منافقین
سورۃ البقرہ

02 قصہ تخلیق حضرت آدم علیہ السلام
سورۃ البقرہ

03 بنی اسرائیل پر انعامات اور نافرمانیاں
سورۃ البقرہ

04 ذبح بقرہ کا مکمل واقعہ
سورۃ البقرہ

05 تعمیر کعبہ
سورۃ البقرہ

06 تحویل قبلہ
سورۃ البقرہ

07 عبادات: روزہ، حج اور عمرہ
سورۃ البقرہ

08 عائلی زندگی: نکاح، مہر، عدت، طلاق، ایلاء اور رضاعت
سورۃ البقرہ

09 محرمات اور حرمت ربا
سورۃ البقرہ

10 انفاق فی سبیل اللہ
سورۃ البقرہ

11 احکام الدین: قرض اور مالی معاملات
سورۃ البقرہ

12 غزوہ بدر اور غزوہ احد
سورۃ آل عمران

13 حضرت عیسیٰ علیہ السلام: پیدائش، نبوت، معجزات اور رفع
سورۃ آل عمران

14 اہل کتاب کے باطل عقائد کی تردید اور مباہلہ
سورۃ آل عمران

16 اعتصام بحبل اللہ
سورۃ آل عمران

15 امر بالمعروف و نہی عن المنکر
سورۃ آل عمران

18 غزوہ بدر کے واقعات
سورۃ الانفال

17 تفکر فی الخلق اور ذکر الٰہی
سورۃ آل عمران

20 ہجرت و نصرت کے فضائل
سورۃ الانفال

19 حوصلہ اور ثابت قدمی سے متعلق ہدایات
سورۃ الانفال

22 غزوہ حنین
سورۃ التوبہ

21 مشرکین سے اعلان براءت اور قتال سے متعلق ہدایات
سورۃ التوبہ

24 منافقین کا کردار
سورۃ التوبہ

23 غزوہ تبوک میں مسلمانوں کی مشکلات اور قربانیاں
سورۃ التوبہ

25 احکام زکوٰۃ
سورۃ التوبہ

TOPIC 01 · HSSC-I TARJUMA QURAN

# تین گروہ: متقین، کفار اور منافقین

سورۃ البقرہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

اس موضوع میں صرف تینوں گروہوں کی خصلتیں، علامات اور باطنی رویے تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. متقین کی بنیادی پہچان
2. ایمان بالغیب
3. اقامت صلوٰۃ
4. انفاق
5. وحی اور آخرت پر یقین
6. کفار کی ضد
7. دلوں پر مہر
8. منافقین کا ظاہری دعویٰ
9. دھوکا دہی اور خود فریبی
10. دل کی بیماری
11. فساد کو اصلاح کہنا
12. اہل ایمان سے مذاق

## 1 متقین کی بنیادی پہچان

سورۃ البقرہ کے آغاز میں متقین کا تعارف اس لیے پہلے آیا کہ قرآن مجید کی ہدایت سے اصل فائدہ وہی لوگ اٹھاتے ہیں جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف، حق قبول کرنے کی آمادگی اور آخرت کی جواب دہی کا احساس ہو۔ متقی صرف ظاہری نیک نامی والا انسان نہیں بلکہ وہ شخص ہے جس کی سوچ، عبادت، مال، اخلاق اور فیصلے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہوتے ہیں۔

## 2 ایمان بالغیب

متقین غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ غیب سے مراد وہ حقیقتیں ہیں جو آنکھ سے پوشیدہ ہیں مگر وحی نے ان کی خبر دی ہے، جیسے اللہ تعالیٰ، فرشتے، وحی، آخرت، جنت، جہنم، حساب اور تقدیر۔ متقی عقل کو استعمال کرتا ہے مگر وحی کے مقابلے میں ضد نہیں کرتا، اس لیے اس کا ایمان صرف مشاہدے پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر قائم ہوتا ہے۔

## 3 اقامت صلوٰۃ

متقین نماز قائم کرتے ہیں۔ نماز قائم کرنے کا مطلب صرف رکوع و سجدہ نہیں بلکہ وقت، طہارت، خشوع، جماعت، توجہ اور اخلاقی اثرات کے ساتھ نماز کو زندگی کا مرکز بنانا ہے۔ متقی کی نماز اسے جھوٹ، ظلم، بے حیائی، غفلت اور تکبر سے بچاتی ہے۔

## 4 انفاق

متقین اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔ رزق میں مال، علم، وقت، صلاحیت، طاقت اور اثر و رسوخ سب شامل ہیں۔ متقی ان نعمتوں کو خود غرضی میں بند نہیں کرتا بلکہ والدین، رشتہ داروں، حاجت مندوں، دین کے کاموں اور معاشرتی خیر میں استعمال کرتا ہے۔

## 5 وحی اور آخرت پر یقین

متقین قرآن مجید پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور پہلے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل شدہ وحی کی اصل حقیقت کو بھی مانتے ہیں۔ وہ آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں، اس لیے دنیاوی فائدے کے لیے حرام، جھوٹ، خیانت اور ظلم اختیار نہیں کرتے۔ آخرت کا یقین ان کے اندر تنہائی میں بھی احتساب کا احساس پیدا کرتا ہے۔

## 6 کفار کی ضد

کفار کی خصلت یہ ہے کہ حق واضح ہو جانے کے بعد بھی وہ انکار پر قائم رہتے ہیں۔ ان کے دل، کان اور آنکھیں حق قبول کرنے کے لیے استعمال نہیں ہوتیں۔ یہ جسمانی اندھا پن نہیں بلکہ اخلاقی بندش ہے جو ضد، تکبر، تعصب، دنیا پرستی اور بار بار انکار کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔

## 7 دلوں پر مہر

کفار کے بارے میں دلوں پر مہر کا مطلب یہ ہے کہ مسلسل انکار سے قبول حق کی صلاحیت کمزور ہو جاتی ہے۔ جب انسان سچ کو بار بار جھٹلاتا ہے، خواہش کو معیار بناتا ہے اور نصیحت کو مذاق سمجھتا ہے تو اس کا باطن سخت ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت انسان کی اپنی ضد کا انجام ہے، اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں فرماتا۔

## 8 منافقین کا ظاہری دعویٰ

منافقین زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے، مگر دل سے ایمان نہیں رکھتے۔ وہ مسلمانوں کے درمیان مسلمان بن کر رہتے ہیں مگر اندر سے دین کے مخالف ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد ایمان کی خدمت نہیں بلکہ اپنی حفاظت، مفاد، مقام اور دنیاوی فائدہ ہوتا ہے۔

## 9 دھوکا دہی اور خود فریبی

منافق سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان کو دھوکا دے رہے ہیں، حالانکہ وہ خود کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں۔ ان کی چال لوگوں سے کچھ وقت کے لیے چھپ سکتی ہے مگر اللہ تعالیٰ سے نہیں۔ نفاق انسان کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے، نہ اسے ایمان کی لذت ملتی ہے نہ کھلی ذمہ داری۔

## 10 دل کی بیماری

منافقین کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے۔ اس بیماری سے مراد شک، حسد، بدنیتی، خوف، دنیا پرستی، بزدلی اور حق سے نفرت ہے۔ جب وہ اصلاح کے بجائے اپنی بیماری کو چھپاتے اور بڑھاتے ہیں تو ان کے لیے عذاب کی وعید آتی ہے۔

## 11 فساد کو اصلاح کہنا

منافقین کی خصلت ہے کہ جب انہیں کہا جائے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ وہ دین، وحدت، اخلاق اور معاشرتی امن کو نقصان پہنچاتے ہیں مگر اسے حکمت یا اصلاح کا نام دیتے ہیں۔ قرآن مجید واضح کرتا ہے کہ حقیقی اصلاح اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتی ہے۔

## 12 اہل ایمان سے مذاق

منافقین مخلص اہل ایمان کو کم عقل سمجھتے اور ان کی قربانی، اطاعت اور ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں، اپنے شیطان صفت ساتھیوں میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ یہی دوہرا کردار نفاق کی نمایاں علامت ہے۔

**امتحانی انداز:** اس جواب میں واقعات یا عمومی نصیحت کے بجائے ہر گروہ کی خصلتیں الگ الگ headings کے تحت لکھیں۔

# قصہ تخلیق حضرت آدم علیہ السلام

سورۃ البقرہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

یہ موضوع مکمل واقعہ وار ترتیب سے ہے: خلافت، فرشتوں کا سوال، علم اسماء، سجدہ، ابلیس کا انکار، جنت، وسوسہ، لغزش، توبہ اور زمین پر آمد۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. اللہ تعالیٰ کا انسان کو خلیفہ بنانا
2. فرشتوں کا عرض کرنا
3. علم اسماء کی عطا
4. فرشتوں کے سامنے علم کا اظہار
5. فرشتوں کا سجدہ
6. ابلیس کا سجدہ نہ کرنا
7. تکبر کا اصل چہرہ
8. حضرت آدم علیہ السلام اور جنت
9. شیطان کا وسوسہ
10. لغزش اور ستر کا ظاہر ہونا
11. توبہ کے کلمات
12. زمین پر اترنے کا حکم
13. ہدایت کی پیروی کا وعدہ

## 1 اللہ تعالیٰ کا انسان کو خلیفہ بنانا

قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا آغاز اس اعلان سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہے۔ خلیفہ سے مراد ایسی ذمہ دار مخلوق ہے جسے زمین میں آبادکاری، اطاعت، عدل، امتحان اور اختیار دیا جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو انسانیت کے پہلے باپ، پہلے نبی اور زمین پر ذمہ دار مخلوق کی حیثیت سے پیدا کیا گیا۔

## 2 فرشتوں کا عرض کرنا

فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا آپ زمین میں ایسی مخلوق بنائیں گے جو فساد کرے گی اور خون بہائے گی، حالانکہ ہم آپ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ یہ اعتراض نہیں بلکہ حکمت سمجھنے کے لیے سوال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، یعنی انسان میں علم، نبوت، توبہ، قربانی اور معرفت کی عظیم صلاحیتیں رکھی جائیں گی۔

## 3 علم اسماء کی عطا

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء کا علم عطا فرمایا۔ اس سے مراد اشیاء کے نام، حقیقتیں، خواص، استعمال اور بیان کی صلاحیت ہے۔ یہ علم انسان کی امتیازی فضیلت بنا، کیونکہ فرشتے عبادت میں بلند تھے مگر انہیں وہ علمی صلاحیت نہیں دی گئی تھی جو حضرت آدم علیہ السلام کو دی گئی۔

## 4 فرشتوں کے سامنے علم کا اظہار

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے اشیاء پیش فرما کر پوچھا کہ اگر تم جانتے ہو تو ان کے نام بتاؤ۔ فرشتوں نے اپنی عاجزی کا اقرار کیا کہ ہمیں وہی علم ہے جو آپ نے ہمیں سکھایا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نام بتائے، یوں خلافت انسانی کی علمی بنیاد ظاہر ہو گئی۔

## 5 فرشتوں کا سجدہ

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ یہ سجدہ عبادت کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تعظیم اور فضیلت کے اظہار کا تھا۔ فرشتوں نے فوراً اطاعت کی اور ثابت کیا کہ بندگی کا کمال حکم الٰہی کے سامنے بلا تاخیر جھکنا ہے۔

## 6 ابلیس کا سجدہ نہ کرنا

ابلیس نے سجدہ سے انکار کیا۔ اس نے خود کو آگ سے بنا ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنا ہوا سمجھ کر اپنے آپ کو بہتر قرار دیا۔ اس کی غلطی یہ تھی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلے میں اپنی رائے اور مادی برتری کو معیار بنایا۔ اسی تکبر نے اسے مردود کیا۔

## 7 تکبر کا اصل چہرہ

ابلیس کا جرم صرف سجدہ نہ کرنا نہ تھا بلکہ نافرمانی کے بعد توبہ کے بجائے تکبر پر قائم رہنا تھا۔ اس نے اپنی غلطی تسلیم نہ کی بلکہ اسے دلیل بنا کر پیش کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کے بعد توبہ نجات دیتی ہے، مگر ضد اور تکبر ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں۔

## 8 حضرت آدم علیہ السلام اور جنت

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ کو جنت میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جہاں سے چاہو کھاؤ مگر ایک مخصوص درخت کے قریب نہ جانا۔ یہ حکم امتحان کے لیے تھا۔ جنت کی نعمتوں میں وسعت تھی، صرف ایک حد مقرر کی گئی تاکہ اطاعت اور ضبط کا امتحان ہو۔

## 9 شیطان کا وسوسہ

شیطان نے ممنوعہ درخت کو ہمیشہ کی زندگی اور بادشاہت کے فریب سے وابستہ کر کے وسوسہ ڈالا۔ اس کی چال یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو بھلا کر خواہش کو دلکش بنا دے۔ آج بھی وسوسہ گناہ کو فائدہ، ترقی، آزادی یا لذت کے نام سے پیش کرتا ہے۔

## 10 لغزش اور ستر کا ظاہر ہونا

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام سے لغزش ہوئی، پھر ان کا ستر ظاہر ہوا اور وہ جنت کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپنے لگے۔ یہ منظر انسان کی فطری حیا کو ظاہر کرتا ہے۔ گناہ انسان کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے اور حیا اسے اپنی غلطی کا احساس دلاتی ہے۔

## 11 توبہ کے کلمات

حضرت آدم علیہ السلام نے غلطی پر اصرار نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توبہ کے کلمات سکھائے: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اگر آپ ہمیں معاف نہ فرمائیں اور رحم نہ فرمائیں تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

## 12 زمین پر اترنے کا حکم

توبہ قبول ہونے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اترنے کا حکم دیا گیا۔ زمین پر آنا خلافت کے منصوبے کی تکمیل بھی تھا، کیونکہ انسان کو دنیا میں رہ کر محنت، اولاد، امتحان، شیطان سے مقابلہ اور ہدایت کی پیروی کرنا تھی۔

## 13 ہدایت کی پیروی کا وعدہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی؛ جو اس ہدایت کی پیروی کرے گا اس پر نہ خوف ہوگا نہ غم۔ انسان کو دنیا میں اکیلا نہیں چھوڑا گیا بلکہ انبیائے کرام علیہم السلام، وحی اور شریعت کے ذریعے راستہ دکھایا گیا۔

**امتحانی انداز:** ERQ میں خلافت، فرشتوں کا سوال، علم اسماء، سجدہ، ابلیس، جنت، وسوسہ، توبہ اور زمین پر آمد لازمی لکھیں۔

TOPIC 03 · HSSC-I TARJUMA QURAN

# بنی اسرائیل پر انعامات اور نافرمانیاں

سورۃ البقرہ: تفصیلی موضوعاتی نوٹس

نعمتیں بھی الگ الگ بیان ہیں اور ہر نعمت کے ساتھ بنی اسرائیل کے رویے، ناشکری یا نافرمانی کا پس منظر بھی شامل ہے۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. نعمتوں کی یاد دہانی
2. فرعون سے نجات
3. سمندر کا پھٹنا
4. فرعون کے بعد کمزوری
5. طور اور تورات
6. بچھڑے کی پرستش
7. بادل کا سایہ
8. من و سلویٰ
9. پتھر سے بارہ چشمے
10. شہر میں داخلے کا حکم
11. سبت کی نافرمانی
12. گائے کے واقعہ میں ضد

## 1 نعمتوں کی یاد دہانی

سورۃ البقرہ میں بنی اسرائیل کو بار بار اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائی گئیں تاکہ وہ شکر، اطاعت اور عہد کی پابندی اختیار کریں۔ انہیں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انبیاء، کتاب، نجات، رزق، سایہ، پانی اور مہلت جیسی عظیم نعمتیں دیں، مگر انہوں نے بار بار ناشکری اور نافرمانی کی۔

## 2 فرعون سے نجات

بنی اسرائیل فرعون کی غلامی میں سخت ظلم سہہ رہے تھے۔ فرعون ان کے بیٹوں کو قتل کراتا اور عورتوں کو زندہ چھوڑتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے انہیں اس ظلم سے نجات دی۔ یہ نجات سیاسی آزادی بھی تھی اور بندگی الٰہی کی طرف واپسی بھی۔

## 3 سمندر کا پھٹنا

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر نکلے تو فرعون لشکر کے ساتھ پیچھے آیا۔ سامنے سمندر تھا اور پیچھے دشمن۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لاٹھی مارنے کا حکم دیا، سمندر پھٹ گیا، بنی اسرائیل گزر گئے اور فرعون غرق ہو گیا۔

## 4 فرعون کے بعد کمزوری

اتنی بڑی نجات کے بعد بھی بنی اسرائیل کے دل مضبوط نہ ہوئے۔ انہوں نے راستے میں بت پرست قوم کو دیکھا تو کہا ہمارے لیے بھی ایسا معبود بنا دیں۔ یہ ان کی ذہنی غلامی اور توحید کی کمزوری تھی؛ فرعون سے جسمانی نجات مل گئی تھی مگر دلوں میں باطل کے اثرات باقی تھے۔

## 5 طور اور تورات

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر بلایا اور تورات عطا فرمائی۔ یہ بنی اسرائیل کے لیے قانون، ہدایت اور شریعت کا بڑا انعام تھا۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غیر موجودگی میں قوم نے صبر اور اطاعت کے بجائے جلد بازی اور فتنہ قبول کیا۔

## 6 بچھڑے کی پرستش

سامری کے فتنہ سے بنی اسرائیل نے بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ یہ بڑی نافرمانی تھی، کیونکہ وہ ابھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عظیم نشان دیکھ چکے تھے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں فوراً ختم نہ کیا بلکہ توبہ اور اصلاح کا موقع دیا۔

## 7 بادل کا سایہ

صحرائی سفر میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ کیا تاکہ وہ گرمی اور دھوپ سے محفوظ رہیں۔ صحرا میں سایہ بہت بڑی نعمت ہے۔ مگر انہوں نے اس نعمت کو معمولی سمجھا اور شکر کے بجائے مزید مطالبات شروع کیے۔

## 8 من و سلویٰ

اللہ تعالیٰ نے من و سلویٰ نازل فرمایا۔ من ایک لطیف غذائی نعمت اور سلویٰ پرندوں کے گوشت کی صورت میں عطا ہوا۔ یہ رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص مدد تھا، مگر انہوں نے اس پر بھی ناشکری کی اور ادنیٰ زمینی کھانوں کا مطالبہ کیا۔

## 9 پتھر سے بارہ چشمے

جب پانی کی ضرورت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لاٹھی پتھر پر مارنے کا حکم دیا۔ پتھر سے بارہ چشمے جاری ہوئے تاکہ ہر قبیلہ اپنا پانی لے۔ یہ نعمت پانی کے ساتھ نظم، عدل اور اجتماعی سہولت کا انتظام بھی تھی۔

## 10 شہر میں داخلے کا حکم

بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ بستی میں عاجزی سے داخل ہو اور حطۃ کہو، یعنی بخشش مانگو۔ انہوں نے الفاظ بدل دیے اور حکم کا مذاق بنایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں لفظ، نیت اور انداز تینوں اہم ہوتے ہیں۔

## 11 سبت کی نافرمانی

سبت کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا۔ مچھلیاں اسی دن زیادہ ظاہر ہوتیں۔ بعض لوگوں نے حیلہ سازی کی اور حکم کی روح کو توڑا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت سے بچنے کے لیے چالاکی بھی نافرمانی ہے۔

## 12 گائے کے واقعہ میں ضد

ذبح بقرہ کے واقعہ میں بھی بنی اسرائیل نے حکم سنتے ہی عمل نہ کیا بلکہ بار بار سوالات کیے۔ اگر وہ شروع میں کوئی گائے ذبح کر دیتے تو حکم آسان رہتا، مگر ان کی بحث نے حکم کو مشکل بنا دیا۔

**امتحانی انداز:** فرعون سے نجات، سمندر، بچھڑا، من و سلویٰ، بادل، پتھر کے چشمے، سبت اور گائے کا واقعہ ضرور شامل کریں۔

# ذبح بقرہ کا مکمل واقعہ

سورۃ البقرہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

قتل، حکم ذبح، بنی اسرائیل کے سوالات، گائے کی صفات، قاتل کا ظاہر ہونا اور دلوں کی سختی تک مکمل ترتیب۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. واقعہ کا پس منظر
2. گائے ذبح کرنے کا حکم
3. کیا آپ مذاق کرتے ہیں؟
4. پہلا سوال: عمر
5. دوسرا سوال: رنگ
6. تیسرا سوال: کام کاج
7. گائے کا ملنا
8. مقتول پر گائے کا حصہ مارنا
9. قاتل کا ظاہر ہونا
10. قیامت کی دلیل
11. غیر ضروری سوالات کا نقصان
12. دلوں کی سختی

## 1 واقعہ کا پس منظر

بنی اسرائیل میں ایک شخص قتل ہوا اور قاتل کا پتہ نہ چل سکا۔ قوم میں اختلاف، الزام تراشی اور جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ایسا طریقہ بتایا جس سے قاتل ظاہر ہو، اختلاف ختم ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سامنے آجائے۔

## 2 گائے ذبح کرنے کا حکم

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ حکم صاف اور آسان تھا۔ اگر وہ فوراً کوئی گائے ذبح کر دیتے تو حکم پورا ہو جاتا، مگر انہوں نے سنجیدگی کے بجائے تعجب اور بحث کا انداز اختیار کیا۔

## 3 کیا آپ مذاق کرتے ہیں؟

بنی اسرائیل نے کہا: کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جاہلوں میں ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس جواب سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مذاق سمجھنا جہالت ہے۔

## 4 پہلا سوال: عمر

انہوں نے پوچھا کہ گائے کیسی ہو۔ جواب آیا کہ نہ بہت بوڑھی ہو نہ بہت کم عمر بلکہ درمیانی عمر کی ہو۔ یہاں بھی حکم قابل عمل تھا، مگر انہوں نے عمل کے بجائے مزید سوالات کا راستہ اختیار کیا۔

## 5 دوسرا سوال: رنگ

انہوں نے پھر پوچھا کہ اس کا رنگ کیا ہو۔ جواب آیا کہ وہ شوخ زرد رنگ کی ہو جو دیکھنے والوں کو خوش کر دے۔ اس تفصیل سے تلاش مزید محدود ہو گئی، حالانکہ یہ مشکل ان کے اپنے سوالات کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

## 6 تیسرا سوال: کام کاج

انہوں نے پھر پوچھا کہ وہ گائے مزید واضح کی جائے۔ جواب آیا کہ وہ نہ زمین جوتتی ہو، نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو، صحیح سالم ہو اور اس میں داغ نہ ہو۔ اب گائے کی صفات بہت خاص ہو گئیں۔

## 7 گائے کا ملنا

آخر بڑی مشکل سے ایسی گائے ملی۔ قرآن مجید کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قریب تھا حکم پر عمل نہ کرتے۔ انہوں نے گائے ذبح کی مگر یہ اطاعت خوش دلی اور فوری عمل کے ساتھ نہ تھی بلکہ بحث و تاخیر کے بعد تھی۔

## 8 مقتول پر گائے کا حصہ مارنا

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ گائے کا ایک حصہ مقتول کے جسم پر مارا جائے۔ جب ایسا کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے مردہ کو زندہ کر کے یا اس کے ذریعے قاتل کا راز ظاہر کر کے حقیقت واضح فرما دی۔

## 9 قاتل کا ظاہر ہونا

اس واقعہ میں قاتل کی شناخت اصل مسئلہ تھا۔ انسانی کوششوں اور الزام تراشیوں سے حقیقت ظاہر نہ ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طریقے سے حق واضح کر دیا تاکہ معلوم ہو کہ پوشیدہ جرم بھی اللہ تعالیٰ سے چھپ نہیں سکتا۔

## 10 قیامت کی دلیل

مردہ کا زندہ ہونا قیامت اور بعث بعد الموت کی دلیل ہے۔ جس اللہ تعالیٰ نے مقتول کو زندہ کر کے حقیقت ظاہر کی، وہ قیامت کے دن تمام مردوں کو بھی زندہ کرے گا اور ہر پوشیدہ عمل سامنے لے آئے گا۔

## 11 غیر ضروری سوالات کا نقصان

یہ واقعہ بتاتا ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے سوال اچھا ہے، مگر حکم ٹالنے، اعتراض کرنے یا ذمہ داری سے بچنے کے لیے سوال نقصان دہ ہے۔ بنی اسرائیل نے آسان حکم کو اپنے سوالات سے مشکل بنا دیا۔

## 12 دلوں کی سختی

واقعہ کے بعد قرآن مجید نے دلوں کی سختی کا ذکر کیا کہ ان کے دل پتھروں جیسے بلکہ اس سے بھی سخت ہو گئے۔ معجزہ دیکھ کر بھی اگر دل نرم نہ ہو تو یہ روحانی بیماری کی انتہا ہے۔

**امتحانی انداز:** سوالات کی ترتیب لازمی لکھیں: عمر، رنگ، کام کاج؛ پھر ذبح، مقتول پر حصہ مارنا، قاتل کا ظاہر ہونا۔

# تعمیر کعبہ

سورۃ البقرہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، بنیادیں، دعائیں، پاکیزگی، مقام ابراہیم اور قبلہ کی مرکزیت۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. کعبہ کی حیثیت
2. حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام
3. حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شرکت
4. بنیادیں بلند کرنا
5. ربنا تقبل منا
6. فرمانبردار امت کی دعا
7. رسول کی بعثت کی دعا
8. بیت اللہ کی پاکیزگی
9. مقام ابراہیم
10. مکہ کے لیے امن کی دعا
11. حج اور شعائر

## 1 کعبہ کی حیثیت

کعبہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا عالمی مرکز ہے۔ سورۃ البقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں اس کی بنیادیں بلند کرنے کا ذکر آتا ہے۔ یہ گھر کسی قوم یا خاندان کی ملکیت نہیں بلکہ توحید، نماز، حج، امن اور امت کے اتحاد کا مرکز ہے۔

## 2 حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شرک کے ماحول میں توحید کا اعلان کیا، وطن چھوڑا، آزمائشیں برداشت کیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم رکھا۔ اسی اطاعت کی وجہ سے انہیں لوگوں کا امام بنایا گیا۔ کعبہ کی تعمیر ان کی توحیدی جدوجہد کا عملی نشان ہے۔

## 3 حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شرکت

حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے والد کے ساتھ کعبہ کی تعمیر میں شریک تھے۔ باپ اور بیٹے کا یہ مشترک عمل دکھاتا ہے کہ خاندان کی اصل عظمت دین کی خدمت میں ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اطاعت، ادب اور محنت کا نمونہ پیش کیا۔

## 4 بنیادیں بلند کرنا

قرآن مجیدبیان کرتا ہے کہ دونوں حضرات بیت اللہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے۔ وہ پتھر رکھتے جاتے اور دعا کرتے جاتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی کام صرف عمارت نہیں بلکہ اخلاص، دعا اور بندگی کے ساتھ مکمل ہوتا ہے۔

## 5 ربنا تقبل منا

انہوں نے دعا کی: اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے عظیم نبی بھی اپنے عمل پر غرور نہیں کرتے بلکہ قبولیت مانگتے ہیں۔ یہ ہر دینی کام کرنے والے کے لیے نمونہ ہے۔

## 6 فرمانبردار امت کی دعا

انہوں نے دعا کی کہ اے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری نسل سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا فرما۔ اس دعا میں امت مسلمہ کی بنیاد رکھی گئی، جو توحید، نماز، حج، اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی بندگی پر قائم ہو۔

## 7 رسول کی بعثت کی دعا

انہوں نے دعا کی کہ ان کی نسل میں ایک رسول آئے جو آیات سنائے، کتاب و حکمت سکھائے اور تزکیہ کرے۔ یہ دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی بعثت کی بشارت ہے، اس لیے کعبہ، نبوت محمدی اور امت کا رشتہ گہرا ہے۔

## 8 بیت اللہ کی پاکیزگی

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ پاکیزگی میں شرک سے صفائی، ظاہری نظافت، عبادت گزاروں کی سہولت اور ادب سب شامل ہیں۔

## 9 مقام ابراہیم

مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنانے کا حکم آیا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محنت، قیام اور اطاعت کی یادگار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کی قربانیوں کو آنے والی نسلوں کے لیے نشانی بنا دیتا ہے۔

## 10 مکہ کے لیے امن کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے امن اور رزق کی دعا کی۔بیت اللہ کا ماحول خوف، شرک اور بدامنی سے پاک ہو کر عبادت، اجتماع اور توحید کا مرکز بننا تھا۔

## 11 حج اور شعائر

کعبہ کی تعمیر سے حج و عمرہ کے مناسک کا مرکز قائم ہوا۔ طواف، مقام ابراہیم، سعی، قربانی اور دیگر شعائر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اطاعت کے تسلسل سے جڑے ہیں۔

**امتحانی انداز:** تعمیر کے ساتھ دعائیں ضرور لکھیں؛ سورۃ البقرہ میں کعبہ کی تعمیر اور دعا ساتھ ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

# تحویل قبلہ

سورۃ البقرہ، تفصیلی موضوعاتی نوٹس

بیت المقدس سے مسجد حرام کی طرف قبلہ تبدیل ہونے کا پس منظر، حکم، اعتراضات اور امت کی شناخت۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. تحویل قبلہ کا پس منظر
2. آسمان کی طرف نظر اٹھانا
3. حکم کا نزول
4. صحابہ کا فوری عمل
5. اہل کتاب کا اعتراض
6. امتحان اطاعت
7. امت وسط کا اعلان
8. پچھلی نمازوں کا مسئلہ
9. بیت اللہ کی مرکزیت
10. مشرق و مغرب اللہ تعالیٰ کے ہیں

## 1 تحویل قبلہ کا پس منظر

اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ مدینہ منورہ میں اہل کتاب بھی موجود تھے، اس لیے قبلہ کا مسئلہ دینی شناخت اور اطاعت کا اہم امتحان بن گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی خواہش تھی کہ قبلہ بیت اللہ کی طرف ہو۔

## 2 آسمان کی طرف نظر اٹھانا

قرآن مجید میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم بار بار آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے۔ یہ انتظار وحی، حکم الٰہی کی طلب اور بیت اللہ سے قلبی تعلق کا اظہار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے خواہش کے باوجود حکم کا انتظار فرمایا۔

## 3 حکم کا نزول

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجیے۔ اس حکم سے مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس سے مسجد حرام ہو گیا۔ یہ صرف سمت کی تبدیلی نہ تھی بلکہ امت مسلمہ کی مستقل شناخت، ابراہیمی نسبت اور عالمی مرکزیت کا اعلان تھا۔

## 4 صحابہ کا فوری عمل

جب حکم پہنچا تو مسلمانوں نے فوراً رخ بدل لیا۔ بعض نماز کے دوران ہی بیت المقدس سے مسجد حرام کی طرف مڑ گئے۔ اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اطاعت، سرعت عمل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم پر اعتماد ظاہر ہوتا ہے۔

## 5 اہل کتاب کا اعتراض

یہودیوں نے اعتراض کیا کہ مسلمانوں کو پہلے قبلے سے کس چیز نے پھیر دیا۔ قرآن مجید نے جواب دیا کہ مشرق و مغرب اللہ تعالیٰ کے ہیں، وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ اصل عبادت سمت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے۔

## 6 امتحان اطاعت

تحویل قبلہ سے معلوم ہوا کہ کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی پیروی کرتا ہے اور کون عادت، ضد یا اعتراض میں رہتا ہے۔ قبلہ کی تبدیلی ایمان کا عملی امتحان تھی۔

## 7 امت وسط کا اعلان

اسی سلسلے میں مسلمانوں کو امت وسط کہا گیا، یعنی معتدل، عادل اور گواہ امت۔ قبلہ کی تبدیلی نے امت مسلمہ کو دنیا کے سامنے حق کی گواہی دینے والی مستقل امت بنایا۔

## 8 پچھلی نمازوں کا مسئلہ

کچھ مسلمانوں کو فکر ہوئی کہ جو لوگ تحویل قبلہ سے پہلے فوت ہوئے ان کی نمازوں کا کیا ہوگا۔ قرآن مجید نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا۔ یہاں ایمان سے مراد نماز بھی ہے۔

## 9 بیت اللہ کی مرکزیت

تحویل قبلہ کے بعد بیت اللہ مسلمانوں کا ظاہری اور روحانی مرکز بن گیا۔ روزانہ پانچ وقت نماز میں ایک ہی سمت رخ کرنا امت کی وحدت، توحید اور دینی مرکزیت کا نشان ہے۔

## 10 مشرق و مغرب اللہ تعالیٰ کے ہیں

اس واقعہ سے یہ بھی واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی ایک سمت میں محدود نہیں۔ بندہ جس سمت اللہ تعالیٰ کے حکم سے رخ کرے، وہ سمت عبادت کا حصہ بن جاتی ہے۔ اعتراض دراصل سمت پر نہیں بلکہ حکم الٰہی پر تھا۔

**امتحانی انداز:** تحویل قبلہ کو صرف سمت کی تبدیلی نہ لکھیں؛ اسے اطاعت کا امتحان اور امت مسلمہ کی مستقل شناخت کا اعلان بنائیں۔

# عبادات: روزہ، حج اور عمرہ

سورۃ البقرہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

روزہ، رمضان، دعا، حج، احرام، عمرہ، رخصت، قربانی اور نظم عبادت کی تفصیلی وضاحت۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. عبادات کا جامع تصور
2. روزے کی فرضیت
3. روزے کا مقصد تقویٰ
4. مریض اور مسافر کی رخصت
5. رمضان اور قرآن
6. دعا کا ذکر
7. حج کی فرضیت اور وقت
8. احرام کی پابندیاں
9. زادِ راہ اور تقویٰ
10. عمرہ کی تکمیل
11. رکاوٹ کی صورت

## 1 عبادات کا جامع تصور

سورۃ البقرہ میں روزہ، حج اور عمرہ کے احکام اس طرح بیان ہوئے ہیں کہ عبادت رسم نہ رہے بلکہ تقویٰ، صبر، نظم، قربانی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنے۔ عبادت انسان کو خواہشات پر قابو، جسم و مال کی اطاعت اور اجتماعی نظم سکھاتی ہے۔

## 2 روزے کی فرضیت

روزہ اہل ایمان پر فرض کیا گیا جیسے پہلی امتوں پر فرض تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ قدیم آسمانی عبادت ہے۔ روزہ صرف بھوک پیاس نہیں بلکہ زبان، نظر، دل، ارادے اور عمل کو گناہ سے روکنے کا نام ہے۔

## 3 روزے کا مقصد تقویٰ

قرآن مجید نے روزے کا مقصد لعلکم تتقون بیان کیا۔ روزہ انسان کو حلال چیزوں سے بھی مقرر وقت تک روک دیتا ہے، اس لیے حرام سے بچنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ روزہ خواہش پر بندگی کو غالب کرنے کی مشق ہے۔

## 4 مریض اور مسافر کی رخصت

مریض اور مسافر کو بعد میں روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی۔ یہ شریعت کی آسانی اور رحمت ہے۔ اسلام طاقت، حالت اور ضرورت کا لحاظ رکھتا ہے؛ رخصت عبادت چھوڑنے کے لیے نہیں بلکہ مناسب وقت پر ادا کرنے کے لیے ہے۔

## 5 رمضان اور قرآن

رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ روزہ جسم کو پاکیزہ کرتا ہے اور قرآن دل و فکر کو ہدایت دیتا ہے۔ اس لیے رمضان میں تلاوت، تدبر، دعا، قیام اور انفاق کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

## 6 دعا کا ذکر

روزے کے احکام کے درمیان اللہ تعالیٰ نے دعا کا ذکر فرمایا کہ میں قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ روزہ بندے کے دل کو نرم کرتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی قربت کا احساس دلاتا ہے۔

## 7 حج کی فرضیت اور وقت

حج مخصوص مہینوں میں ادا کیا جاتا ہے۔ یہ عبادت جسمانی، مالی اور روحانی قربانی کا مجموعہ ہے۔ احرام، طواف، عرفات، مزدلفہ، منیٰ اور قربانی حاجی کو اطاعت، مساوات اور آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔

## 8 احرام کی پابندیاں

احرام کے بعد بعض کام منع ہو جاتے ہیں، جیسے جھگڑا، گناہ، بیہودہ گفتگو، شکار اور ظاہری پابندیوں کی خلاف ورزی۔ ان پابندیوں سے حج ضبط نفس، ادب اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے جھکنے کی تربیت بنتا ہے۔

## 9 زاد راہ اور تقویٰ

قرآن مجید حج کے موقع پر زاد راہ لینے کا حکم دیتا ہے، پھر فرماتا ہے کہ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔ حاجی کو ظاہری سامان بھی چاہیے اور باطنی تیاری بھی؛ اصل کامیابی تقویٰ، صبر اور حسن اخلاق سے ہے۔

## 10 عمرہ کی تکمیل

عمرہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے مکمل کیا جائے۔ احرام، طواف، سعی اور حلق یا قصر اس کے بنیادی اعمال ہیں۔ عمرہ میں بھی اخلاص، ادب اور حدود کی پابندی ضروری ہے۔

## 11 رکاوٹ کی صورت

اگر احرام کے بعد کوئی رکاوٹ آجائے تو قربانی کا حکم بیان ہوا۔ یہ اسلام کی عملی رہنمائی ہے کہ عبادت کے سفر میں غیر متوقع حالات کے لیے بھی واضح طریقہ موجود ہے۔

**امتحانی انداز:** روزہ، حج اور عمرہ کو الگ headings میں لکھیں؛ روزے میں تقویٰ، حج میں احرام اور عمرہ میں تکمیل لازمی بیان کریں۔

# عائلی زندگی: نکاح، مہر، عدت، طلاق، ایلاء اور رضاعت

سورۃ البقرہ. تفصیلی موضوعاتی نوٹس

خاندانی احکام کو قانونی، اخلاقی اور عملی صورت میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. عائلی نظام کا قرآنی تصور
2. نکاح کی حیثیت
3. مہر کا حق
4. ایلاء کا حکم
5. طلاق کی سنجیدگی
6. رجعی طلاق اور رجوع
7. دو طلاقوں کے بعد فیصلہ
8. عدت کا مقصد
9. بیوہ کی عدت
10. رضاعت
11. دودھ چھڑانے کا مشورہ

## 1 عائلی نظام کا قرآنی تصور

سورۃ البقرہ خاندان کو معاشرے کی بنیاد سمجھ کر اس کے احکام بیان کرتی ہے۔ نکاح، مہر، طلاق، عدت، ایلاء، رضاعت اور بچوں کی پرورش کے اصول خاندان کو ظلم، بے قاعدگی، جذباتی فیصلوں اور حقوق کی پامالی سے بچاتے ہیں۔

## 2 نکاح کی حیثیت

نکاح مرد و عورت کے درمیان شرعی، اخلاقی اور سماجی معاہدہ ہے۔ اس کا مقصد سکون، نسل کی حفاظت، عفت، خاندان کی تشکیل اور حقوق و فرائض کی ادائیگی ہے۔ نکاح میں رضا، اعلان، گواہی، مہر اور شرعی حدود اہم ہیں۔

## 3 مہر کا حق

مہر عورت کا مالی حق ہے جو نکاح کے نتیجے میں لازم ہوتا ہے۔ یہ قیمت نہیں بلکہ عزت، ذمہ داری اور تحفظ کی علامت ہے۔ مہر عورت کی ملکیت ہے، اسے دباؤ سے معاف کرانا درست نہیں۔

## 4 ایلاء کا حکم

ایلاء سے مراد شوہر کا قسم کھا کر بیوی سے تعلق ترک کر دینا ہے۔ قرآن مجید نے اس کے لیے مدت مقرر کی تاکہ عورت کو غیر معینہ انتظار میں نہ رکھا جائے۔ اگر اصلاح ہو تو رجوع، ورنہ واضح فیصلہ کیا جائے۔

## 5 طلاق کی سنجیدگی

طلاق جائز مگر انتہائی سنجیدہ عمل ہے۔ سورۃ البقرہ طلاق کو عدت، رجوع اور حسن سلوک کے ساتھ منظم کرتی ہے۔ طلاق کو غصے، کھیل، انتقام یا ظلم کا ذریعہ بنانا قرآن کے مزاج کے خلاف ہے۔

## 6 رجعی طلاق اور رجوع

عدت کے دوران رجوع کی گنجائش رکھی گئی تاکہ جذبات ٹھنڈے ہوں اور خاندان بچ سکے۔ رجوع اصلاح کی نیت سے ہو، عورت کو نقصان پہنچانے یا لٹکائے رکھنے کے لیے نہیں۔

## 7 دو طلاقوں کے بعد فیصلہ

قرآن مجید نے فرمایا طلاق دو بار ہے، پھر معروف طریقے سے روکنا یا اچھے طریقے سے چھوڑ دینا ہے۔ اس سے طلاق کو مرحلہ وار اور ذمہ دارانہ بنانے کا اصول ملتا ہے۔

## 8 عدت کا مقصد

عدت نسب کی حفاظت، جذباتی سکون، رجوع کے موقع، معاشرتی نظم اور شرعی وضاحت کے لیے ہے۔ یہ عورت پر ظلم نہیں بلکہ خاندان، نسل اور حقوق کی حفاظت کا نظام ہے۔

## 9 بیوہ کی عدت

شوہر کی وفات کے بعد عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ اس میں سوگ، احترام، حمل کی وضاحت اور نئے نکاح سے پہلے مناسب وقفہ شامل ہے۔ عدت کے بعد معروف طریقے سے فیصلہ کرنے کا حق ہے۔

## 10 رضاعت

مائیں اپنی اولاد کو دو سال تک دودھ پلا سکتی ہیں۔ باپ پر ماں کے کھانے، لباس اور بچے کی ضروریات کا مناسب خرچ ہے۔ رضاعت میں بچے کی غذا، ماں کی صحت اور والدین کی مشاورت شامل ہے۔

## 11 دودھ چھڑانے کا مشورہ

اگر والدین باہمی رضامندی اور مشورے سے بچے کا دودھ پہلے چھڑانا چاہیں تو گنجائش ہے۔ اس حکم میں نرمی، مشاورت اور بچے کے مفاد کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔

**امتحانی انداز:** ہر حکم کو الگ عنوان دیں؛ طلاق کے ساتھ حسن سلوک اور رضاعت کے ساتھ ماں، باپ اور بچے کے حقوق ضرور لکھیں۔

# محرمات اور حرمت ربا

سورۃ البقرہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

کھانے کی محرمات، شراب، جوا، سود، اضطرار اور پاکیزہ مالی و غذائی زندگی کی تفصیل۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. محرمات کا تصور
2. مردار کی حرمت
3. خون کی حرمت
4. خنزیر کی حرمت
5. غیر اللہ کے نام پر ذبح
6. اضطرار کی رعایت
7. شراب اور جوا
8. سود کی حرمت
9. تجارت اور سود کا فرق
10. سود چھوڑنے کا حکم
11. قرض دار کو مہلت

## 1 محرمات کا تصور

حرام کا حکم انسان کو محروم کرنے کے لیے نہیں بلکہ جسم، عقیدہ، مال، اخلاق اور معاشرے کو نقصان سے بچانے کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک، ظالمانہ یا شرک آلود چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔

## 2 مردار کی حرمت

مردار وہ جانور ہے جو شرعی طریقے کے بغیر مر جائے۔ اس کی حرمت میں طہارت، صحت اور اطاعت کا پہلو شامل ہے۔ اسلام غذا کو بھی بندگی کے دائرے میں لاتا ہے۔

## 3 خون کی حرمت

بہتا ہوا خون حرام ہے۔ خون کو غذا بنانا فطرت، پاکیزگی اور صحت کے خلاف ہے۔ شرعی ذبح میں خون کا نکلنا اسی پاکیزگی کا حصہ ہے۔

## 4 خنزیر کی حرمت

خنزیر کا گوشت واضح طور پر حرام ہے۔ مومن کے لیے اصل معیار اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، خواہ تمام حکمتیں سامنے آئیں یا نہ آئیں۔ یہ حکم طہارت، اطاعت اور پاکیزہ غذا سے متعلق ہے۔

## 5 غیر اللہ کے نام پر ذبح

جو جانور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے وہ حرام ہے۔ یہ حکم توحید کی حفاظت کے لیے ہے، کیونکہ غذا بھی اگر شرک سے وابستہ ہو جائے تو مومن اسے قبول نہیں کرتا۔

## 6 اضطرار کی رعایت

اگر کوئی شخص جان بچانے کی مجبوری میں حرام چیز سے تھوڑا کھا لے، بشرطیکہ خواہش مند یا حد سے بڑھنے والا نہ ہو، تو گناہ نہیں۔ یہ شریعت کی رحمت اور جان کی حفاظت کا اصول ہے۔

## 7 شراب اور جوا

شراب اور جوئے کے بارے میں بتایا گیا کہ ان میں کچھ ظاہری فائدہ ہو سکتا ہے مگر گناہ فائدے سے بڑا ہے۔ شراب عقل خراب کرتی ہے اور جوا لالچ، دشمنی اور مال کی ناحق منتقلی کا ذریعہ بنتا ہے۔

## 8 سود کی حرمت

سود ایسا مالی نظام ہے جس میں ضرورت مند پر بوجھ بڑھتا جاتا ہے اور مالدار بغیر حقیقی محنت کے فائدہ لیتا ہے۔ یہ نظام رحم، تعاون اور عدل کے بجائے استحصال پیدا کرتا ہے۔

## 9 تجارت اور سود کا فرق

سود خور کہتے تھے کہ تجارت بھی سود جیسی ہے، مگر قرآن مجید نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا۔ تجارت میں خطرہ، محنت یا مال کا تبادلہ ہے؛ سود میں وقت کے بدلے یقینی اضافہ لیا جاتا ہے۔

## 10 سود چھوڑنے کا حکم

اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو۔ نہ چھوڑنے پر اللہ تعالیٰ اور رسول کی طرف سے جنگ کی وعید ہے۔ یہ سخت انداز سود کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔

## 11 قرض دار کو مہلت

اگر قرض دار تنگ دست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینے کا حکم ہے۔ یہ سودی نظام کے برعکس ہے جہاں ضرورت مند پر بوجھ بڑھایا جاتا ہے۔ اسلام قرض کو رحم اور تعاون کا ذریعہ بناتا ہے۔

**امتحانی انداز:** محرمات میں غذا، غیر اللہ کے نام پر ذبح، شراب/جوا اور سود کو الگ headings میں لکھیں۔

# انفاق فی سبیل اللہ

سورۃ البقرہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

انفاق کے مصارف، آداب، مثالیں، اخلاص، اچھا مال، حاجت مندوں کی پہچان اور معاشرتی کردار۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. انفاق کا مفہوم
2. کن پر خرچ کیا جائے
3. اچھا مال خرچ کرنا
4. ریاکاری سے بچنا
5. احسان نہ جتانا
6. سات بالیوں کی مثال
7. خفیہ اور اعلانیہ صدقہ
8. عزت دار فقرا
9. شیطان کا فقر سے ڈرانا
10. معاشرتی توازن

## 1 انفاق کا مفہوم

انفاق فی سبیل اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مال، وقت، صلاحیت اور وسائل خرچ کرنا ہے۔ سورۃ البقرہ میں انفاق کو ایمان اور تقویٰ کا لازمی حصہ بنایا گیا ہے۔

## 2 کن پر خرچ کیا جائے

قرآن مجید کے مطابق والدین، قریبی رشتہ دار، یتیم، مسکین اور مسافر انفاق کے اہم مصارف ہیں۔ اس ترتیب سے قریبی ذمہ داری، کمزور طبقہ اور عمومی حاجت مند سب شامل ہو جاتے ہیں۔

## 3 اچھا مال خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پاکیزہ کمائی اور اچھی چیز خرچ کی جائے، وہ چیز نہیں جسے انسان خود لینا پسند نہ کرے۔ انفاق میں معیار، عزت اور پاکیزگی ضروری ہیں۔

## 4 ریاکاری سے بچنا

دکھاوے کے لیے خرچ کرنے والے کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید اس کی مثال ایسے پتھر سے دیتا ہے جس پر مٹی ہو، بارش آئے اور سب بہہ جائے۔ اخلاص انفاق کی روح ہے۔

## 5 احسان نہ جتانا

جو لوگ خرچ کرکے احسان نہیں جتاتے اور تکلیف نہیں دیتے، ان کے لیے اجر ہے۔ احسان جتانے سے ضرورت مند کی عزت مجروح ہوتی ہے اور صدقہ روحانی طور پر ضائع ہو جاتا ہے۔

## 6 سات بالیوں کی مثال

انفاق کی مثال ایک دانے سے دی گئی جس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے مزید بڑھا دیتا ہے۔ اللہ کی راہ میں دیا ہوا مال ضائع نہیں ہوتا۔

## 7 خفیہ اور اعلانیہ صدقہ

صدقہ اعلانیہ بھی دیا جا سکتا ہے اگر ترغیب مقصود ہو، اور خفیہ بھی بہتر ہے جب اخلاص اور حاجت مند کی عزت محفوظ رکھنا مقصود ہو۔ اصل معیار نیت اور مصرف ہے۔

## 8 عزت دار فقرا

قرآن مجید ایسے حاجت مندوں کا ذکر کرتا ہے جو خودداری کی وجہ سے سوال نہیں کرتے۔ نادان انہیں مالدار سمجھتا ہے۔ انفاق کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ایسے سفید پوش لوگوں کو تلاش کرکے مدد دی جائے۔

## 9 شیطان کا فقر سے ڈرانا

شیطان فقر سے ڈراتا اور بخل کا حکم دیتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ مغفرت اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے۔ انفاق کا سب سے بڑا دشمن یہ خوف ہے کہ مال کم ہو جائے گا۔

## 10 معاشرتی توازن

انفاق سے دولت گردش میں رہتی ہے، محروم طبقے کی مدد ہوتی ہے، نفرت کم ہوتی ہے اور معاشرے میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ یہ مالی عبادت فرد، خاندان اور معاشرے تینوں کو فائدہ دیتی ہے۔

**امتحانی انداز:** جواب کو تین سوالوں کی ترتیب میں لکھیں: کیا خرچ کریں؟ کس پر خرچ کریں؟ کیسے خرچ کریں؟

# احکام الدین: قرض اور مالی معاملات

سورۃ البقرہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

آیت الدین کے تمام اصول: تحریر، کاتب، مقروض، گواہ، رہن، امانت اور تقویٰ۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. آیت الدین کا مقام
2. قرض کو لکھنا
3. کاتب کا عدل
4. مقروض کا اقرار
5. کمزور مقروض
6. گواہوں کا نظام
7. چھوٹا یا بڑا قرض
8. فوری تجارت کی رعایت
9. کاتب اور گواہ کو نقصان نہ پہنچانا
10. رہن کا حکم
11. امانت اور تقویٰ
12. گواہی نہ چھپانا

### 1 آیت الدین کا مقام

آیت الدین قرآن مجید کی سب سے طویل آیت ہے۔ اس میں قرض، ادھار، تحریر، گواہی، امانت، عدل اور مالی شفافیت کے اصول بیان ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام عبادات کے ساتھ مالی معاملات کو بھی منظم کرتا ہے۔

### 2 قرض کو لکھنا

جب کوئی معاملہ مقرر مدت تک قرض یا ادھار کا ہو تو اسے لکھ لینے کا حکم دیا گیا۔ تحریر کا مقصد بھول، انکار، بدگمانی، جھگڑے اور ظلم سے بچنا ہے۔ زبانی معاملہ بعد میں اختلاف پیدا کر سکتا ہے۔

### 3 کاتب کا عدل

لکھنے والے کو چاہیے کہ انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے لکھنے کی صلاحیت دی ہے، اس لیے اسے حق کے قیام میں اپنی مہارت استعمال کرنی چاہیے۔

## 4 مقروض کا اقرار

قرض کی تحریر مقروض کے بیان کے مطابق ہو، کیونکہ ذمہ داری اسی پر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر صحیح بات لکھوانی چاہیے اور رقم یا شرط میں کمی بیشی نہیں کرنی چاہیے۔

## 5 کمزور مقروض

اگر مقروض ناسمجھ، کمزور یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوائے۔ اسلام کمزور افراد کو مالی معاملات میں بے سہارا نہیں چھوڑتا۔

## 6 گواہوں کا نظام

آیت الدین میں گواہوں کا حکم ہے تاکہ معاملہ محفوظ رہے۔ گواہی یاددہانی، ثبوت اور انصاف کا ذریعہ بنتی ہے۔ گواہ کو ضرورت کے وقت گواہی دینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔

## 7 چھوٹا یا بڑا قرض

قرض چھوٹا ہو یا بڑا، اسے مدت سمیت لکھنے میں سستی نہ کرو۔ لوگ چھوٹے معاملات کو معمولی سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں، پھر وہی جھگڑوں کا سبب بن جاتے ہیں۔

## 8 فوری تجارت کی رعایت

اگر سودا نقد ہو اور ہاتھوں ہاتھ لین دین ہو جائے تو نہ لکھنے میں حرج نہیں۔ اسلام عملی آسانی دیتا ہے؛ جہاں مستقبل کی ذمہ داری ہے وہاں تحریر، جہاں فوری تبادلہ ہے وہاں آسانی۔

## 9 کاتب اور گواہ کو نقصان نہ پہنچانا

کاتب اور گواہ کو دباؤ، دھمکی یا نقصان پہنچانا منع ہے۔ مالی معاملات میں حق محفوظ کرنے والوں کو تحفظ دینا عدل کے نظام کا لازمی حصہ ہے۔

## 10 رہن کا حکم

سفر یا ایسی حالت میں کہ کاتب نہ ملے، رہن رکھنے کی اجازت ہے۔ رہن قرض کی حفاظت کا ذریعہ ہے، مگر اسے ظلم یا ناجائز فائدے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے۔

## 11 امانت اور تقویٰ

اگر ایک شخص دوسرے پر اعتماد کرے تو امانت دار کو چاہیے کہ امانت ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ قانون کے ساتھ تقویٰ بھی ضروری ہے، کیونکہ ہر بات کاغذ پر نہیں آسکتی۔

## 12 گواہی نہ چھپانا

گواہی چھپانا گناہ ہے کیونکہ اس سے حق ضائع ہو سکتا ہے۔ جو شخص حقیقت جانتا ہے مگر چھپاتا ہے، وہ ظلم میں مددگار بن جاتا ہے۔

**امتحانی انداز:** یہ جواب قانونی انداز میں لکھیں؛ ہر heading مالی نظم کا ایک اصول بنے۔

# غزوہ بدر اور غزوہ احد

سورۃ آل عمران · تفصیلی موضوعاتی نوٹس

بدر کی نصرت اور احد کی آزمائش کو واقعہ وار انداز میں مکمل بیان کیا گیا ہے۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. غزوہ بدر کا پس منظر
2. بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد
3. بدر کا نتیجہ
4. غزوہ احد کا پس منظر
5. احد میں ابتدائی کامیابی
6. تیر اندازوں کی غلطی
7. خالد بن ولید کا حملہ
8. رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کے زخمی ہونے کی خبر
9. شہدائے احد
10. منافقین کا کردار
11. بدر اور احد کا فرق

## 1 غزوہ بدر کا پس منظر

غزوہ بدر ہجرت کے بعد حق و باطل کا پہلا فیصلہ کن معرکہ تھا۔ مسلمان مدینہ منورہ میں نئی جماعت کی صورت میں موجود تھے اور قریش مکہ مسلسل دشمنی کر رہے تھے۔ مسلمان تعداد اور سامان میں کم تھے مگر ایمان اور نصرت الٰہی کے ساتھ تھے۔

## 2 بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد

سورۃ آل عمران میں بدر کو نصرت الٰہی کی مثال کے طور پر بیان کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کمزور حالت میں مسلمانوں کی مدد فرمائی تاکہ وہ شکر گزار بنیں۔ فرشتوں کی مدد اور دلوں میں حوصلہ اسی نصرت کا حصہ تھا۔

## 3 بدر کا نتیجہ

بدر میں قریش کے بڑے سردار مارے گئے اور مسلمانوں کو عظیم کامیابی ملی۔ یہ فتح صرف فوجی کامیابی نہیں تھی بلکہ اسلام کی اجتماعی حیثیت، مسلمانوں کے اعتماد اور قریش کے غرور کے ٹوٹنے کا آغاز تھی۔

## 4 غزوہ احد کا پس منظر

بدر کی شکست کے بعد قریش نے انتقام کی تیاری کی۔ وہ بڑے لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے مشورہ کیا اور آخر احد کے میدان میں مقابلہ ہوا۔

## 5 احد میں ابتدائی کامیابی

جنگ کے آغاز میں مسلمانوں نے دشمن کو پیچھے دھکیل دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے تیر اندازوں کو ایک پہاڑی درے پر مقرر کیا اور حکم دیا کہ کسی حال میں جگہ نہ چھوڑیں، خواہ فتح ہو یا شکست۔

## 6 تیر اندازوں کی غلطی

جب دشمن پیچھے ہٹتا نظر آیا تو بعض تیر اندازوں نے سمجھا جنگ ختم ہو گئی اور مال غنیمت جمع کرنے کے لیے جگہ چھوڑ دی۔ ان کے امیر نے حکم یاد دلایا مگر اکثر چلے گئے۔ یہی جزوی نافرمانی بڑے نقصان کا سبب بنی۔

## 7 خالد بن ولید کا حملہ

اس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے درہ خالی دیکھ کر پیچھے سے حملہ کیا۔ مسلمانوں کی صفوں میں اضطراب پیدا ہوا اور جنگ کا نقشہ بدل گیا۔

## 8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کے زخمی ہونے کی خبر

احد میں آپ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم زخمی ہوئے اور شہادت کی خبر پھیل گئی۔ کچھ مسلمان گھبرا گئے مگر مخلص صحابہ آپ کے گرد جمع رہے۔ قرآن مجید نے بتایا کہ رسول بھی اللہ کے رسول ہیں؛ دین شخصی جذبات پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔

## 9 شہدائے احد

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت کئی صحابہ شہید ہوئے۔ احد نے دکھایا کہ دین کی راہ میں جان کی قربانی بھی آ سکتی ہے، مگر شہداء اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ اور رزق پانے والے ہیں۔

## 10 منافقین کا کردار

غزوہ احد کے موقع پر عبداللہ بن ابی اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس چلا گیا۔ اس سے مسلمانوں کی تعداد کم ہوئی اور منافقین کی کمزوری ظاہر ہو گئی۔

## 11 بدر اور احد کا فرق

بدر اطاعت، کمزوری کے باوجود نصرت اور شکر کا منظر ہے؛ احد نظم کی خلاف ورزی، صبر اور اصلاح کی تربیت ہے۔ دونوں غزوات مل کر امت کو بتاتے ہیں کہ فتح پر غرور نہیں اور آزمائش پر مایوسی نہیں۔

**امتحانی انداز:** اگر سوال دونوں غزوات پر ہو تو بدر کو نصرت اور احد کو نظم و اطاعت کی آزمائش کے طور پر الگ الگ لکھیں۔

TOPIC 13 · HSSC-I TARJUMA QURAN

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام: پیدائش، نبوت، معجزات اور رفع

سورۃ آل عمران · تفصیلی موضوعاتی نوٹس

حضرت مریم علیہا السلام سے آغاز کر کے بشارت، پیدائش، معجزات، حواری، سازش اور رفع تک مکمل تفصیل۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. خاندان عمران اور حضرت مریم علیہا السلام
2. حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت
3. فرشتوں کی بشارت
4. بغیر باپ کے پیدائش
5. نبوت
6. مٹی کے پرندے کا معجزہ
7. بیماروں کو شفا
8. مردوں کو زندہ کرنا
9. گھروں کی خبریں
10. حواریوں کا ایمان
11. سازش اور رفع
12. غلط عقائد کی تردید

## 1 خاندان عمران اور حضرت مریم علیہا السلام

سورۃ آل عمران میں حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر پاکیزہ خاندان کے پس منظر میں آتا ہے۔ ان کی والدہ نے نذر مانی کہ بچہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی خدمت کے لیے وقف ہوگا۔ بیٹی پیدا ہوئی تو بھی انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیا۔

## 2 حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت

حضرت زکریا علیہ السلام ان کے کفیل مقرر ہوئے۔ جب بھی محراب میں آتے تو ان کے پاس رزق پاتے۔ حضرت مریم علیہا السلام فرماتیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ ان کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا نشان ہے۔

## 3 فرشتوں کی بشارت

فرشتوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کلمہ کی بشارت دی جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا، دنیا و آخرت میں وجیہ اور مقربین میں سے ہوگا۔

## 4 بغیر باپ کے پیدائش

حضرت مریم علیہا السلام نے عرض کیا کہ میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا جبکہ کسی بشر نے مجھے نہیں چھوا؟ جواب ملا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے؛ جب وہ کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

## 5 نبوت

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنایا۔ ان کی دعوت توحید، بندگی، اصلاح اور شریعت کی تصدیق پر مبنی تھی۔

## 6 مٹی کے پرندے کا معجزہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مٹی سے پرندے کی شکل بناتے، پھر پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا۔ ہر معجزہ باذن اللہ تھا، یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔

## 7 بیماروں کو شفا

وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو شفا دیتے تھے۔ یہ معجزات بنی اسرائیل کے سامنے نبوت کی دلیل تھے مگر ضد کرنے والے معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے۔

## 8 مردوں کو زندہ کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ یہ قیامت کے امکان اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا واضح نشان تھا۔ قرآن ہر بار اذنِ الٰہی کو واضح کرتا ہے تاکہ غلو نہ ہو۔

## 9 گھروں کی خبریں

وہ لوگوں کو بتاتے کہ وہ کیا کھاتے اور گھروں میں کیا ذخیرہ کرتے ہیں۔ یہ غیب کی خبر بھی اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے علم سے تھی، ذاتی خدائی طاقت نہیں۔

## 10 حواریوں کا ایمان

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انکار محسوس کیا تو پوچھا: اللہ کی راہ میں میرے مددگار کون ہیں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں، ہم ایمان لائے اور فرمانبردار ہیں۔

## 11 سازش اور رفع

یہودیوں کے ایک گروہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی سازش کی، مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اور کافروں سے پاک کر دیا۔ اسلامی عقیدہ ہے کہ انہیں نہ قتل کیا گیا نہ صلیب دی گئی۔

## 12 غلط عقائد کی تردید

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش یا معجزات انہیں خدا یا خدا کا بیٹا ثابت نہیں کرتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے، رسول اور کلمہ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے مگر بندے تھے، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی بندے اور رسول ہیں۔

**امتحانی انداز:** ہر معجزہ کے ساتھ "اللہ تعالیٰ کے حکم سے" لکھیں تاکہ عقیدہ توحید واضح رہے۔

# اہل کتاب کے باطل عقائد کی تردید اور مباہلہ

سورۃ آل عمران · تفصیلی موضوعاتی نوٹس

اہل کتاب سے مکالمہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت، نجران کا وفد اور مباہلہ۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. اہل کتاب سے مکالمہ
2. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلط عقیدہ
3. حضرت آدم علیہ السلام کی مثال
4. حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں دعویٰ
5. کتاب کو چھپانا
6. نجران کا وفد
7. مباہلہ کا حکم
8. مباہلہ کی سنجیدگی
9. کلمہ سواء
10. غلو کی تردید

### 1 اہل کتاب سے مکالمہ

سورۃ آل عمران میں اہل کتاب سے عقیدے، تاریخ اور وحی کی بنیاد پر مکالمہ کیا گیا۔ انہیں مشترک حق کی طرف بلایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، کسی کو شریک نہ بنائیں اور انسانوں کو رب نہ بنائیں۔

### 2 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلط عقیدہ

عیسائیوں کے بعض گروہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا الوہیت میں شریک سمجھا۔ قرآن مجید نے واضح کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں؛ معجزہ بندے کو خدا نہیں بناتا۔

### 3 حضرت آدم علیہ السلام کی مثال

قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو حضرت آدم علیہ السلام کی مثال سے سمجھایا۔ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا، پھر فرمایا ہو جا تو وہ ہو گئے۔ عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے، خدائی کی دلیل نہیں۔

## 4 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں دعویٰ

یہود و نصاریٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی نسبت سے جوڑتے تھے۔ قرآن مجید نے واضح کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی، بلکہ یکسو مسلمان تھے۔

## 5 کتاب کو چھپانا

اہل کتاب کے بعض علماء حق کو جانتے ہوئے چھپاتے، آیات کو غلط معنی پہناتے یا دنیاوی فائدے کے لیے دین کو استعمال کرتے تھے۔ سورۃ آل عمران نے اس رویے کی مذمت کی۔

## 6 نجران کا وفد

نجران کے عیسائی وفد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں گفتگو کی۔ قرآن مجید نے ان کے عقائد کی اصلاح کی اور توحید کی دعوت دی۔

## 7 مباہلہ کا حکم

جب واضح دلائل کے باوجود ضد باقی رہی تو مباہلہ کی دعوت دی گئی۔ مباہلہ کا مطلب ہے کہ دونوں فریق اپنے اہل خانہ کے ساتھ آئیں اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کی دعا کریں۔

## 8 مباہلہ کی سنجیدگی

مباہلہ عام بحث نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور سچ اور جھوٹ کا فیصلہ طلب کرنے کا انتہائی سنجیدہ عمل ہے۔ نجران کے وفد نے مباہلہ سے گریز کیا کیونکہ وہ اس کی ہیبت سمجھ گئے تھے۔

## 9 کلمہ سواء

اہل کتاب کو مشترک کلمہ کی دعوت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، کسی کو شریک نہ بنائیں، اور انسان ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ یہ دعوت واضح، اصولی اور عادلانہ تھی۔

## 10 غلو کی تردید

اہل کتاب کی بڑی غلطی غلو تھی۔ اسلام انبیاء کا احترام کرتا ہے مگر انہیں بندگی سے باہر نہیں لے جاتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت بھی توحید کے دائرے میں ہے۔

**امتحانی انداز:** حضرت آدم علیہ السلام کی مثال اور مباہلہ کی تعریف لازمی شامل کریں۔

# امر بالمعروف و نہی عن المنکر

سورۃ آلِ عمران · تفصیلی موضوعاتی نوٹس

نیکی کا حکم، برائی سے روکنا، امت کی ذمہ داری، دعوت کا انداز اور معاشرتی اصلاح۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. امر بالمعروف کا معنی
2. نہی عن المنکر کا معنی
3. امت کی اجتماعی ذمہ داری
4. خیر کی دعوت
5. بہترین امت
6. علم کی ضرورت
7. نرمی اور حکمت
8. اصلاح کا آغاز خود سے
9. معاشرتی اثر
10. حدود اور احتیاط

### 1 امر بالمعروف کا معنی

امر بالمعروف سے مراد نیکی، بھلائی، حق، عدل، عبادت، اخلاق اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں کی دعوت دینا ہے۔ معروف وہ ہے جسے شریعت پسند کرے اور عقلِ سلیم بھی اچھا سمجھے۔

### 2 نہی عن المنکر کا معنی

نہی عن المنکر سے مراد برائی، ظلم، گناہ، بے حیائی، شرک، نفاق، حرام، دھوکے اور فساد سے روکنا ہے۔ معاشرہ صرف نیکی کرنے سے محفوظ نہیں ہوتا؛ برائی کو پھیلنے سے روکنا بھی ضروری ہے۔

### 3 امت کی اجتماعی ذمہ داری

سورۃ آلِ عمران میں حکم ہے کہ تم میں ایک جماعت خیر کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ یہ کام صرف ذاتی نیکی نہیں بلکہ امت کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

## 4 خیر کی دعوت

امر بالمعروف سے پہلے خیر کی دعوت کا ذکر ہے۔ خیر میں ایمان، قرآن، سنت، عدل، رحم، سچائی، پاکیزگی اور اصلاح سب شامل ہیں۔ دعوت کا انداز حکمت، نرمی، علم اور خیر خواہی پر مبنی ہونا چاہیے۔

## 5 بہترین امت

مسلمانوں کو بہترین امت اس لیے کہا گیا کہ وہ لوگوں کے فائدے کے لیے نکالے گئے، نیکی کا حکم دیتے، برائی سے روکتے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ بہترین امت ہونا دعوے سے نہیں بلکہ ذمہ داری سے ہے۔

## 6 علم کی ضرورت

نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا علم کے بغیر درست نہیں۔ پہلے معلوم ہو کہ واقعی معروف کیا ہے اور منکر کیا ہے۔ جہالت سے کی گئی نصیحت کبھی فساد کا سبب بھی بن سکتی ہے۔

## 7 نرمی اور حکمت

اصلاح کا انداز نرم، باوقار اور خیر خواہانہ ہونا چاہیے۔ طنز، توہین اور ذاتی حملے دلوں کو دور کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی سیرت میں اصلاح رحمت اور صبر کے ساتھ تھی۔

## 8 اصلاح کا آغاز خود سے

جو شخص دوسروں کو نیکی کا حکم دے اسے خود بھی عمل کی کوشش کرنی چاہیے۔ قول اور عمل کا ملنا نصیحت کو مؤثر بناتا ہے؛ جان بوجھ کر خلاف عمل کرنا اثر کم کر دیتا ہے۔

## 9 معاشرتی اثر

جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ختم ہو جائے تو برائی معمول بن جاتی ہے، ظلم پھیلتا ہے اور اچھے لوگ کمزور پڑ جاتے ہیں۔ یہ فریضہ اخلاقی نگرانی، عدل اور دینی شعور کو زندہ رکھتا ہے۔

## 10 حدود اور احتیاط

برائی سے روکنے میں شرعی حدود کا خیال ضروری ہے۔ ہر شخص کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔ مقصد فساد روکنا ہے، نیا فساد پیدا کرنا نہیں۔

**امتحانی انداز:** معنی، قرآنی حیثیت، بہترین امت، حکمت اور معاشرتی ضرورت الگ headings سے لکھیں۔

# اعتصام بحبل اللہ

سورۃ آل عمران · تفصیلی موضوعاتی نوٹس

اللہ تعالیٰ کی رسی، اتحاد، تفرقہ سے بچاؤ، اوس و خزرج کی مثال اور امت کی مرکزیت۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. حبل اللہ کا مفہوم
2. اعتصام کا معنی
3. تفرقہ سے ممانعت
4. اوس و خزرج کی دشمنی
5. دلوں کا ملنا
6. آگ کے کنارے سے بچانا
7. اتحاد کی بنیاد
8. اختلاف اور تفرقہ
9. اجتماعی قوت
10. تفرقہ کا نقصان

## 1 حبل اللہ کا مفہوم

حبل اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جس کی تفسیر قرآن مجید، دین اسلام، اللہ تعالیٰ کے عہد اور اجتماعی ہدایت سے کی جاتی ہے۔ اسے تھامنے کا مطلب ہے کہ عقیدہ، عبادت، اخلاق اور فیصلے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہوں۔

## 2 اعتصام کا معنی

اعتصام کا مطلب مضبوطی سے پکڑنا اور چھوڑنے سے بچنا ہے۔ حبل اللہ کو تھامنا صرف زبانی دعویٰ نہیں بلکہ قرآن و سنت کو زندگی کے فیصلوں میں معیار بنانا ہے۔

## 3 تفرقہ سے ممانعت

سورۃ آل عمران میں حکم ہے کہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اتحاد جذباتی نعرہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر جمع ہونے کا نام ہے۔

## 4 اوس و خزرج کی دشمنی

مدینہ منورہ میں اسلام سے پہلے اوس و خزرج کے درمیان طویل دشمنی تھی۔ اسلام نے ان کے دل جوڑ دیے اور وہ بھائی بھائی بن گئے۔ قرآن مجید اس نعمت کو یاد دلاتا ہے کہ تم دشمن تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل ملا دیے۔

## 5 دلوں کا ملنا

حقیقی اتحاد صرف معاہدوں سے نہیں بلکہ دلوں کے بدلنے سے آتا ہے۔ ایمان نے نسل، قبیلے اور انتقام کی جگہ اخوت، اطاعت اور محبت پیدا کی۔

## 6 آگ کے کنارے سے بچانا

قرآن مجید فرماتا ہے کہ تم آگ کے گڑھے کے کنارے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچایا۔ اس سے مراد کفر، دشمنی، قتل و غارت، نفاق اور آخرت کے عذاب کا راستہ ہے۔ اسلام نے انہیں ہلاکت سے نکالا۔

## 7 اتحاد کی بنیاد

اسلامی اتحاد زبان، رنگ، زمین یا نسل پر نہیں بلکہ ایمان اور اطاعت پر قائم ہوتا ہے۔ اگر مسلمان قرآن مجید کو چھوڑ کر تعصب پر جمع ہوں تو وہ حبل اللہ نہیں۔

## 8 اختلاف اور تفرقہ

ہر علمی اختلاف تفرقہ نہیں۔ تفرقہ وہ ہے جس میں حق چھوڑ کر ضد، نفرت، تعصب اور امت کو توڑنے کا رویہ اختیار کیا جائے۔ حبل اللہ اختلاف کے باوجود ادب اور مشترک اصولوں پر قائم رہنے کا نام ہے۔

## 9 اجتماعی قوت

جب امت حبل اللہ کو تھامتی ہے تو نظم، اعتماد، قربانی اور اجتماعی قوت پیدا ہوتی ہے۔ دشمن اسے آسانی سے تقسیم نہیں کر سکتا۔

## 10 تفرقہ کا نقصان

تفرقہ دلوں کو سخت، وسائل کو ضائع اور دشمن کو مضبوط کرتا ہے۔ قرآن پچھلی امتوں کی مثال دے کر خبردار کرتا ہے کہ واضح نشانیاں آنے کے بعد اختلاف میں پڑنا محرومی ہے۔

**امتحانی انداز:** "سب مل کر" اور "تفرقہ نہ کرو" کو جواب کا مرکزی جملہ بنائیں۔

TOPIC 17 · HSSC-I TARJUMA QURAN

# تفکر فی الخلق اور ذکر الٰہی

سورۃ آل عمران۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

کائنات پر غور، ذکر، دعا، آخرت کا خوف، ایمان اور اولوالالباب کی صفات۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. اولوالالباب کا تعارف
2. آسمانوں اور زمین کی تخلیق
3. رات اور دن کا بدلنا
4. ذکر ہر حال میں
5. فکر اور ذکر کا تعلق
6. ربنا ما خلقت ہذا باطلا
7. عذاب سے پناہ
8. ایمان کی دعا
9. گناہوں کی معافی
10. دعا کی قبولیت

## 1 اولوالالباب کا تعارف

اولوالالباب وہ عقل مند لوگ ہیں جو کائنات کو بے مقصد نہیں دیکھتے بلکہ آسمان، زمین، رات، دن اور نظام قدرت میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں پہچانتے ہیں۔ ان کی عقل انہیں تکبر نہیں بلکہ بندگی کی طرف لے جاتی ہے۔

## 2 آسمانوں اور زمین کی تخلیق

آسمانوں کی وسعت، زمین کی مضبوطی، پہاڑ، سمندر، نباتات، جانور اور ستارے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشان ہیں۔ مومن سمجھتا ہے کہ یہ سب خود بخود نہیں بلکہ حکمت اور مقصد کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔

## 3 رات اور دن کا بدلنا

رات اور دن کا آنا جانا زندگی کے نظام کی بنیاد ہے۔ دن میں کام اور حرکت ہے، رات میں سکون اور آرام ہے۔ ان دونوں کا مسلسل بدلنا اللہ تعالیٰ کی تدبیر کو ظاہر کرتا ہے۔

## 4 ذکر ہر حال میں

اولوالالباب کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں پر لیٹے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ذکر مسجد تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شعور قائم رہتا ہے۔

## 5 فکر اور ذکر کا تعلق

قرآن مجید نے ذکر اور فکر کو ساتھ بیان کیا۔ فکر بغیر ذکر کے غرور بن سکتی ہے اور ذکر بغیر فکر کے کائنات کی نشانیوں سے محروم رہ سکتا ہے۔ مومن سوچتا بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد بھی کرتا ہے۔

## 6 ربنا ما خلقت ہذا باطلا

وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ اس جملے میں کائنات کے مقصد، اللہ تعالیٰ کی حکمت اور انسان کی ذمہ داری کا اقرار ہے۔

## 7 عذاب سے پناہ

کائنات پر غور کے بعد وہ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ صحیح غور و فکر انسان کو آخرت کی فکر تک پہنچاتا ہے، کیونکہ قدرت کو ماننے والا حساب کو بھی مانتا ہے۔

## 8 ایمان کی دعا

وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایمان کی طرف بلانے والے کو سنا اور ایمان لے آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقل مند انسان قدرتی نشانیوں کے ساتھ رسول کی دعوت بھی قبول کرتا ہے۔

## 9 گناہوں کی معافی

وہ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش اور نیک لوگوں کے ساتھ موت کی دعا کرتے ہیں۔ یہ عاجزی ہے؛ عقل مند انسان اپنے علم پر غرور نہیں کرتا بلکہ رحمت کا محتاج رہتا ہے۔

## 10 دعا کی قبولیت

اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور مرد و عورت دونوں کے اعمال ضائع نہ کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ اصل معیار ایمان، عمل اور اخلاص ہے۔

**امتحانی انداز:** ذکر اور فکر کو ساتھ بیان کریں؛ یہ موضوع صرف کائنات کی خوبصورتی نہیں بلکہ ایمان، دعا اور آخرت تک پہنچتا ہے۔

# غزوہ بدر کے واقعات

سورۃ الانفال: تفصیلی موضوعاتی نوٹس

انفال کے پس منظر میں بدر کا مکمل واقعہ: مال غنیمت، قافلہ، دعا، فرشتے، بارش، جنگ، فتح اور قیدی۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. سورۃ الانفال اور بدر
2. مال غنیمت کا سوال
3. مومنوں کی صفات
4. قافلہ اور لشکر
5. تعداد کی کمی
6. نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی دعا
7. فرشتوں کی مدد
8. اونگھ اور بارش
9. دشمن کو کم دکھانا
10. میدان جنگ کے اصول
11. فتح اور قیدی
12. یوم الفرقان

## 1 سورۃ الانفال اور بدر

سورۃ الانفال کا بڑا حصہ غزوہ بدر کے پس منظر میں نازل ہوا۔ بدر اسلام کا پہلا فیصلہ کن معرکہ تھا جس میں مسلمان کم تعداد اور محدود وسائل کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب آئے۔

## 2 مال غنیمت کا سوال

جنگ کے بعد مال غنیمت کے بارے میں سوال پیدا ہوا۔ سورۃ نے واضح کیا کہ انفال اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم کے تابع ہیں؛ تقسیم ذاتی خواہش، جھگڑے یا لالچ سے نہیں ہوگی۔

## 3 مومنوں کی صفات

بدر کے تناظر میں مومنوں کی صفات بیان ہوئیں: اللہ کا ذکر ہو تو دل کانپتے ہیں، آیات ایمان بڑھاتی ہیں، وہ رب پر توکل کرتے، نماز قائم کرتے اور انفاق کرتے ہیں۔

## 4 قافلہ اور لشکر

مسلمانوں کا ابتدائی ارادہ قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا تھا، مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت سے جنگی لشکر سامنے آیا تاکہ حق و باطل کا فیصلہ واضح ہو جائے۔

## 5 تعداد کی کمی

مسلمان تقریباً تین سو تیرہ تھے، سواریاں اور سامان کم تھا۔ قریش تعداد، اسلحہ اور غرور میں زیادہ تھے۔ ظاہری موازنہ مسلمانوں کے حق میں نہ تھا، مگر ایمان اور نصرت الٰہی نے کمزوری کو قوت بنا دیا۔

## 6 نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی دعا

آپ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے بدر میں اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ دعا فرمائی۔ امت کی بقا اور دین کی نصرت کے لیے یہ دعا قیادت، توکل اور بندگی کا عظیم منظر ہے۔

## 7 فرشتوں کی مدد

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ یہ مدد دل مضبوط کرنے، دشمن پر رعب ڈالنے اور نصرت الٰہی ظاہر کرنے کے لیے تھی۔

## 8 اونگھ اور بارش

جنگ سے پہلے مسلمانوں پر ہلکی اونگھ آئی جو اطمینان کا ذریعہ بنی۔ بارش سے طہارت، تازگی اور زمین کی مضبوطی حاصل ہوئی۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی خاص مدد تھیں۔

## 9 دشمن کو کم دکھانا

اللہ تعالیٰ نے ایک مرحلے پر دشمن کو مسلمانوں کی نظر میں کم اور مسلمانوں کو دشمن کی نظر میں کم دکھایا تاکہ مقابلہ واقع ہو اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ پورا ہو۔

## 10 میدان جنگ کے اصول

مسلمانوں کو ثابت قدمی، کثرت ذکر، اللہ و رسول کی اطاعت اور آپس کے جھگڑے سے بچنے کا حکم دیا گیا۔ بدر کا جنگی دستور نظم، ایمان اور توکل پر قائم تھا۔

## 11 فتح اور قیدی

بدر میں مسلمانوں کو فتح ملی، قریش کے سردار مارے گئے اور قیدی بنے۔ اس واقعہ نے اسلامی ریاست کو جنگ، قیدی، مال غنیمت اور نظم جماعت کے اہم اصول دیے۔

## 12 یوم الفرقان

بدر کو یوم الفرقان کہا گیا کیونکہ اس دن حق اور باطل کا فرق واضح ہوا۔ قریش کا غرور ٹوٹا، مسلمانوں کا ایمان مضبوط ہوا اور اسلام کی اجتماعی قوت ظاہر ہوئی۔

**امتحانی انداز:** بدر کو یوم الفرقان ضرور لکھیں اور سورۃ الانفال کے آغاز کا مال غنیمت سے تعلق بیان کریں۔

# حوصلہ اور ثابت قدمی سے متعلق ہدایات

سورۃ الانفال · تفصیلی موضوعاتی نوٹس
جنگی حالت میں ثابت قدمی، ذکر، اطاعت، اختلاف سے بچاؤ، صبر، تیاری اور توکل کی تفصیل۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. پس منظر
2. دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی
3. حکمت عملی کی گنجائش
4. اللہ تعالیٰ کا ذکر
5. اطاعت اللہ و رسول
6. اختلاف سے بچنا
7. صبر
8. تکبر سے بچنا
9. تیاری کا حکم
10. توکل

### 1 پس منظر

سورۃ الانفال میں مسلمانوں کو دشمن کے مقابلے میں حوصلہ، نظم اور ثابت قدمی کی ہدایات دی گئیں۔ بدر جیسے معرکے میں ظاہری کمزوری کے باوجود ایمان، اطاعت اور نظم اصل قوت تھے۔

### 2 دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی

حکم دیا گیا کہ جب دشمن سے مقابلہ ہو تو پیٹھ نہ پھیرو۔ میدان جنگ میں بلا وجہ بھاگنا پوری جماعت کو کمزور کرتا ہے۔ ثابت قدمی کا مطلب نظم کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہنا ہے۔

### 3 حکمت عملی کی گنجائش

جنگی تدبیر یا دوسری جماعت سے ملنے کے لیے جگہ بدلنے کی گنجائش ہے۔ اسلام بزدلی سے روکتا ہے مگر منظم حکمت عملی، دفاعی ترتیب اور مناسب تدبیر کو سمجھتا ہے۔

## 4 اللہ تعالیٰ کا ذکر

میدان جنگ میں کثرت سے ذکر کا حکم ہے۔ ذکر دل مضبوط کرتا، خوف کم کرتا اور مومن کو یاد دلاتا ہے کہ اصل قوت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

## 5 اطاعت اللہ و رسول

فتح کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی اطاعت شرط ہے۔ ذاتی رائے، جلد بازی، شہرت یا مال غنیمت کی خواہش اطاعت پر غالب آجائے تو نقصان ہوتا ہے۔

## 6 اختلاف سے بچنا

آپس میں جھگڑا کرنے سے روکا گیا کیونکہ جھگڑا کمزوری، بزدلی اور ہوا اکھڑنے کا سبب بنتا ہے۔ میدان جنگ میں اختلاف صرف رائے نہیں رہتا بلکہ شکست کا سبب بن سکتا ہے۔

## 7 صبر

صبر مشکل برداشت کرنے، جلد بازی نہ کرنے، خوف میں قائم رہنے اور حکم کے مطابق چلنے کا نام ہے۔ جنگی صبر جسمانی بھی ہے اور نفسیاتی بھی۔

## 8 تکبر سے بچنا

قریش اپنے گھروں سے اتراتے اور دکھاوے کے لیے نکلے۔ مسلمانوں کو بتایا گیا کہ جنگی قوت بھی اخلاص، عدل اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے، غرور یا انتقام کے لیے نہیں۔

## 9 تیاری کا حکم

دشمن کے مقابلے کے لیے استطاعت کے مطابق قوت تیار رکھنے کا حکم ہے۔ تیاری میں اسلحہ، نظم، تربیت، وسائل، معلومات اور دفاعی صلاحیت سب شامل ہیں۔

## 10 توکل

توکل کا مطلب ہے کہ انسان اپنی ذمہ داری ادا کر کے نتیجہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔ بدر میں مسلمانوں نے دعا، صف بندی، اطاعت اور کوشش کے بعد اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔

**امتحانی انداز:** جواب کو جنگی اصولوں کی صورت میں headings بنا کر لکھیں۔

# ہجرت و نصرت کے فضائل

سورۃ الانفال · تفصیلی موضوعاتی نوٹس

مہاجرین کی قربانی، انصار کی مدد، مؤاخات، اسلامی اجتماعیت اور نصرت دین کی تفصیل۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. ہجرت کا مفہوم
2. مہاجرین کی قربانی
3. نصرت کا مفہوم
4. انصار کی میزبانی
5. مؤاخات
6. ہجرت اور جہاد
7. باہمی ولایت
8. جو ہجرت نہ کر سکے
9. نصرت کی اخلاقی عظمت
10. روحانی ہجرت

### 1 ہجرت کا مفہوم

ہجرت سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت اور اطاعت کے لیے وطن، گھر، مال یا آرام چھوڑ دینا ہے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت اسلام کی تاریخ کا عظیم واقعہ ہے۔

### 2 مہاجرین کی قربانی

مہاجرین نے گھر، کاروبار، رشتہ دار، مال اور وطن چھوڑا۔ بعض خالی ہاتھ نکلے، بعض کو ستایا گیا، بعض کا مال روک لیا گیا۔ ان کی ہجرت دنیاوی فائدے کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی رضا کے لیے تھی۔

### 3 نصرت کا مفہوم

نصرت سے مراد دین اور اہل ایمان کی مدد کرنا ہے۔ مدینہ منورہ کے انصار نے مہاجرین کو جگہ دی، مال میں شریک کیا، حفاظت کی اور اسلامی ریاست کی بنیاد مضبوط کی۔

## 4 انصار کی میزبانی

انصار نے مہاجرین کو اجنبی نہیں سمجھا بلکہ بھائی بنایا۔ انہوں نے گھر، کھیت، کاروبار اور معاشرتی سہولتوں میں مدد دی۔ یہ سماجی ہمدردی نہیں بلکہ ایمان کی بنیاد پر نصرت تھی۔

## 5 مؤاخات

نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم فرمایا۔ اس نے نسل، قبیلہ اور علاقے کے فرق کو کم کر کے ایمان کو رشتے کی بنیاد بنایا۔

## 6 ہجرت اور جہاد

سورۃ الانفال میں ایمان، ہجرت، جہاد اور نصرت ساتھ آتے ہیں۔ ایمان صرف دل کا دعویٰ نہیں بلکہ ضرورت پڑنے پر قربانی، سفر، جدوجہد اور ذمہ داری کا نام بھی ہے۔

## 7 باہمی ولایت

مہاجرین اور انصار ایک دوسرے کے مددگار قرار دیے گئے۔ مسلمان صرف ذاتی عبادت تک محدود نہیں بلکہ ایک دوسرے کی جان، مال، عزت اور دین کی حفاظت میں شریک ہیں۔

## 8 جو ہجرت نہ کر سکے

بعض لوگ ایمان لائے مگر ہجرت نہ کر سکے۔ سورۃ الانفال نے ان کے احکام الگ بیان کیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اجتماعیت میں حالات اور عملی قربانی کا فرق دیکھا جاتا ہے۔

## 9 نصرت کی اخلاقی عظمت

انصار کی نصرت ایثار، محبت اور اخلاص پر مبنی تھی۔ انہوں نے احسان جتائے بغیر مدد کی۔ یہی اسلامی معاشرے کا نمونہ ہے کہ طاقتور کمزور کا سہارا بنے۔

## 10 روحانی ہجرت

ہجرت صرف جغرافیائی سفر نہیں۔ گناہ سے نیکی، شرک سے توحید، غفلت سے اطاعت اور دنیا پرستی سے آخرت کی طرف آنا بھی ہجرت کی روح ہے۔

**امتحانی انداز:** مہاجرین اور انصار کو الگ الگ headings میں بیان کریں۔

# مشرکین سے اعلان براءت اور قتال سے متعلق ہدایات

سورۃ التوبہ · تفصیلی موضوعاتی نوٹس

براءت، مہلت، معاہدات، مسجد حرام کی پاکیزگی، قتال کی حدود، پناہ اور توبہ کا راستہ۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. اعلان براءت کا پس منظر
2. براءت کا معنی
3. چار ماہ کی مہلت
4. وفادار معاہدوں کا احترام
5. حج اکبر کے دن اعلان
6. مسجد حرام کی پاکیزگی
7. قتال کا حکم
8. توبہ کا راستہ
9. پناہ مانگنے والا مشرک
10. عہد شکنی کی مذمت

### 1 اعلان براءت کا پس منظر

سورۃ التوبہ کا آغاز مشرکین سے براءت کے اعلان سے ہوتا ہے۔ یہ اعلان ان قبائل سے متعلق تھا جنہوں نے معاہدات توڑے، مسلمانوں کے خلاف سازشیں کیں یا بدعہدی اختیار کی۔ اسلام نے معاہدات کو سنجیدہ رکھا مگر مسلسل بدعہدی پر واضح پالیسی دی۔

### 2 براءت کا معنی

براءت کا مطلب بری الذمہ ہونا ہے، یعنی ایسے تعلق یا عہد سے علیحدگی جسے دوسرے فریق نے عملاً توڑ دیا ہو۔ یہ اعلان اچانک ظلم نہ تھا بلکہ بدعہد مشرکین کو کھلی اطلاع تھی کہ سابقہ تعلق باقی نہیں رہا۔

### 3 چار ماہ کی مہلت

مشرکین کو چار ماہ کی مہلت دی گئی تاکہ وہ اپنی حالت واضح کر لیں، سفر کر لیں، سوچ لیں اور اسلام کے موقف کو سمجھ لیں۔ یہ مہلت اسلام کی عدل پسندی کو ظاہر کرتی ہے۔

## 4 وفادار معاہدوں کا احترام

جن مشرکین نے معاہدہ نہیں توڑا اور مسلمانوں کے خلاف کسی کی مدد نہیں کی، ان کے معاہدات مدت تک پورے کرنے کا حکم دیا گیا۔ اسلام بدعہدی کے جواب میں بھی عدل سے کام لیتا ہے۔

## 5 حج اکبر کے دن اعلان

اعلان حج کے بڑے مجمع میں کیا گیا تاکہ بات سب تک پہنچ جائے۔ یہ دینی، سیاسی اور اجتماعی اعلان تھا جس سے عرب میں شرک کے سیاسی غلبے کے خاتمے اور توحید کے نظام کی پختگی ظاہر ہوئی۔

## 6 مسجد حرام کی پاکیزگی

مشرکین کو مسجد حرام کے قریب آنے سے روکا گیا، کیونکہ بیت اللہ توحید کا مرکز ہے۔ اس کا ماحول شرک، بت پرستی اور مشرکانہ رسوم سے پاک ہونا ضروری تھا۔

## 7 قتال کا حکم

بدعہد اور محارب مشرکین کے خلاف قتال کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم ظلم یا زبردستی کے لیے نہیں بلکہ ان لوگوں کے خلاف تھا جو جنگ، بدعہدی اور سازش میں ملوث تھے۔

## 8 توبہ کا راستہ

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دینے کا حکم ہے۔ مقصد انتقام نہیں بلکہ شرک، بدعہدی اور جنگی فساد کا خاتمہ تھا۔

## 9 پناہ مانگنے والا مشرک

اگر کوئی مشرک اللہ تعالیٰ کا کلام سننے کے لیے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو، پھر امن کی جگہ پہنچا دو۔ یہ جنگی ماحول میں بھی دعوت، عدل اور انسانی حفاظت کا عظیم اصول ہے۔

## 10 عہد شکنی کی مذمت

قسمیں کھا کر عہد توڑنا سخت ناپسندیدہ ہے۔ معاہدہ اجتماعی امن کی بنیاد ہے؛ اسے توڑنا جنگ، فساد اور بداعتمادی پیدا کرتا ہے۔

**امتحانی انداز:** چار ماہ کی مہلت، وفادار معاہدوں کا احترام اور پناہ مانگنے والے مشرک کا حکم ضرور شامل کریں۔

# غزوہ حنین

سورۃ التوبہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

فتح مکہ کے بعد ہوازن و ثقیف سے مقابلہ، ابتدائی انتشار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی ثابت قدمی اور نصرت الٰہی۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. پس منظر
2. دشمن کی تیاری
3. مسلمانوں کی بڑی تعداد
4. وادی حنین کا حملہ
5. ابتدائی انتشار
6. رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی ثابت قدمی
7. حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار
8. سکینت کا نزول
9. غیبی لشکر
10. دشمن کی شکست
11. تعداد پر غرور کا ٹوٹنا

## 1 پس منظر

غزوہ حنین فتح مکہ کے بعد پیش آیا۔ مکہ مکرمہ فتح ہو چکا تھا اور اسلام کی قوت ظاہر ہو چکی تھی۔ ہوازن اور ثقیف کے قبائل نے مسلمانوں کے بڑھتے اثر کو خطرہ سمجھ کر جنگ کی تیاری کی۔

## 2 دشمن کی تیاری

ہوازن اور ثقیف اپنے مال، عورتوں اور بچوں کو بھی ساتھ لائے تاکہ لوگ میدان سے بھاگنے نہ پائیں۔ انہوں نے وادی حنین میں پہلے سے گھات لگا کر اچانک حملے کا منصوبہ بنایا۔

## 3 مسلمانوں کی بڑی تعداد

حنین میں مسلمانوں کی تعداد سابقہ غزوات سے بہت زیادہ تھی۔ بعض کے دل میں خیال آیا کہ آج ہم کم نہ ہوں گے۔ قرآن مجید نے واضح کیا کہ کثرت نے اس وقت فائدہ نہ دیا جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد نہ آئی۔

## 4 وادی حنین کا حملہ

مسلمان صبح کے وقت وادی میں داخل ہوئے تو دشمن نے اچانک تیروں کی بارش اور حملہ کر دیا۔ تنگ جگہ، اندھیرا، گھات اور دشمن کی تیاری سے صفوں میں اضطراب پیدا ہوا۔

## 5 ابتدائی انتشار

حملے کی شدت سے بعض مسلمان پیچھے ہٹنے لگے۔ قرآن مجید نے فرمایا کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ محسوس ہوئی اور لوگ پیٹھ پھیرنے لگے۔ یہ انسانی کمزوری کا وقتی منظر تھا۔

## 6 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی ثابت قدمی

اس سخت وقت میں آپ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم میدان میں ثابت قدم رہے۔ آپ نے لوگوں کو پکارا، اپنا تعارف کرایا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو واپس بلایا۔ قیادت کی یہی ثابت قدمی فتح کا سبب بنی۔

## 7 حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلند آواز تھے۔ انہوں نے انصار، مہاجرین اور بیعت رضوان والوں کو پکارا۔ صحابہ آواز سن کر واپس پلٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کے گرد جمع ہوئے۔

## 8 سکینت کا نزول

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم اور مومنین پر سکینت نازل فرمائی۔ سکینت خوف، اضطراب اور انتشار کو ختم کر کے دل کو ثابت قدم کرتی ہے۔

## 9 غیبی لشکر

اللہ تعالیٰ نے ایسے لشکر اتارے جنہیں مسلمانوں نے نہیں دیکھا۔ اس سے فرشتوں کی مدد مراد ہے۔ جب مسلمان اپنی کمزوری کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے تو غیب سے مدد آئی۔

## 10 دشمن کی شکست

مسلمان دوبارہ منظم ہوئے اور دشمن پر حملہ کیا۔ ہوازن و ثقیف شکست کھا گئے، قیدی اور مال غنیمت حاصل ہوا، اور فتح مکہ کے بعد اسلام کی قوت مزید مستحکم ہوئی۔

## 11 تعداد پر غرور کا ٹوٹنا

حنین کا بڑا سبق یہ ہے کہ کثرت فتح کی ضمانت نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد نہ ہو تو بڑی جماعت بھی گھبرا سکتی ہے، اور اگر مدد ہو تو کمزور بھی غالب آ سکتا ہے۔

**امتحانی انداز:** کثرت پر اعتماد، ابتدائی انتشار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی ثابت قدمی اور سکینت ضرور لکھیں۔

# غزوہ تبوک میں مسلمانوں کی مشکلات اور قربانیاں

سورۃ التوبہ ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

جیش العسرہ، گرمی، طویل سفر، قلت وسائل، منافقین کے بہانے، مالی قربانی اور سچوں کی توبہ۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. تبوک کا پس منظر
2. جیش العسرہ
3. شدید گرمی
4. فصل کا زمانہ
5. سواریوں کی کمی
6. مالی قربانی
7. منافقین کے بہانے
8. مسجد ضرار
9. طویل سفر
10. تبوک پہنچنا
11. پیچھے رہ جانے والے سچے مسلمان
12. صدق اور نفاق کا فرق

## 1 تبوک کا پس منظر

غزوہ تبوک سن 9 ہجری میں پیش آیا۔ رومی سلطنت کی طرف سے خطرے کی خبریں آ رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے مسلمانوں کو شمال کی طرف تبوک کے سفر کی تیاری کا حکم دیا۔

## 2 جیش العسرہ

تبوک کے لشکر کو جیش العسرہ کہا گیا کیونکہ مالی، سفری، موسمی اور جسمانی مشکلات بہت زیادہ تھیں۔ سواریوں کی کمی، کھانے پینے کی قلت، شدید گرمی اور طویل سفر سب ایک ساتھ تھے۔

## 3 شدید گرمی

غزوہ تبوک سخت گرمی کے موسم میں تھا۔ منافقین نے کہا گرمی میں نہ نکلو۔ قرآن مجید نے جواب دیا کہ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے۔ یہ جواب ان کی دنیا پرستی کو بے نقاب کرتا ہے۔

## 4 فصل کا زمانہ

یہ کھجوروں کی فصل کا موسم تھا۔ لوگ سایہ، باغات اور آمدنی چھوڑ کر نکل رہے تھے۔ سچے مسلمانوں نے دنیاوی فائدے پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی اطاعت کو ترجیح دی۔

## 5 سواریوں کی کمی

بعض مخلص صحابہ جہاد میں جانا چاہتے تھے مگر سواری نہ تھی۔ جب سواری نہ ملی تو آنکھوں میں آنسو لیے واپس گئے۔ قرآن نے ان کے اخلاص کو محفوظ کیا۔

## 6 مالی قربانی

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت صحابہ کرام نے تبوک کے لیے بڑی مالی قربانیاں دیں۔ کسی نے مال، کسی نے سامان، کسی نے سواری اور کسی نے خوراک دی۔

## 7 منافقین کے بہانے

منافقین نے مختلف عذر بنائے: گرمی ہے، سفر دور ہے، دشمن طاقتور ہے، گھر والوں کا خیال ہے۔ بعض نے اجازت مانگی اور بعض نے دوسروں کو بھی روکنے کی کوشش کی۔

## 8 مسجد ضرار

اسی دور میں منافقین نے مسجد ضرار بنائی تاکہ مسلمانوں میں تفرقہ اور سازش کا مرکز قائم ہو۔ بظاہر مسجد تھی مگر مقصد دین کی خدمت نہیں بلکہ نقصان تھا۔

## 9 طویل سفر

مدینہ منورہ سے تبوک کا سفر طویل اور دشوار تھا۔ لشکر کو راستے میں پیاس، تھکن اور کمی کا سامنا ہوا۔ یہ سفر جنگ سے زیادہ آزمائش سفر تھا۔

## 10 تبوک پہنچنا

مسلمان تبوک پہنچے مگر رومی لشکر مقابلے کے لیے نہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے وہاں قیام کیا، قبائل سے معاہدات کیے اور اسلامی ریاست کی قوت ظاہر ہوئی۔

## 11 پیچھے رہ جانے والے سچے مسلمان

کچھ سچے مسلمان سستی یا تاخیر کی وجہ سے رہ گئے۔ انہوں نے جھوٹا عذر نہیں بنایا بلکہ سچ بولا۔ آزمائش کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

## 12 صدق اور نفاق کا فرق

تبوک نے سچے مومن، کمزور مگر صادق مومن اور منافق میں فرق واضح کر دیا۔ منافق جھوٹے عذر بناتے رہے، سچے لوگ اپنی کوتاہی مان کر اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹے۔

**امتحانی انداز:** تبوک کو صرف جنگ نہ لکھیں؛ یہ اخلاص، قربانی، گرمی، قلت وسائل اور نفاق کے امتحان کا واقعہ ہے۔

# منافقین کا کردار

سورۃ التوبہ۔ تفصیلی موضوعاتی نوٹس

تبوک کے موقع پر منافقین کی نشانیاں، بہانے، جھوٹی قسمیں، بددلی، بخل، مذاق اور مسجد ضرار۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. سورۃ التوبہ اور منافقین
2. جہاد سے فرار
3. گرمی کا بہانہ
4. جھوٹی قسمیں
5. مسلمانوں میں بددلی
6. مالی بخل
7. اہل ایمان کا مذاق
8. مسجد ضرار
9. اجازت طلب منافق
10. خوشی اور غم کا الٹ معیار
11. توبہ کے بجائے ضد

### 1 سورۃ التوبہ اور منافقین

سورۃ التوبہ میں منافقین کی نقاب کشائی بہت واضح انداز میں ہوئی۔ ان کے بہانے، سازشیں، جھوٹی قسمیں، جہاد سے فرار، مالی بخل، اہل ایمان کا مذاق اور مسجد ضرار جیسے منصوبے بیان کیے گئے۔

### 2 جہاد سے فرار

منافقین غزوہ تبوک جیسے مشکل موقع پر پیچھے رہنا چاہتے تھے۔ وہ اجازت مانگتے، بہانے بناتے اور دوسروں کو بھی روکتے۔ ان کے نزدیک دین کی نصرت سے زیادہ جان، مال اور آرام اہم تھے۔

### 3 گرمی کا بہانہ

انہوں نے کہا کہ گرمی میں نہ نکلو۔ قرآن مجید نے جواب دیا کہ جہنم کی آگ زیادہ گرم ہے۔ یہ بہانہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ دنیا کی وقتی تکلیف سے بچنے کے لیے آخرت کو بھول چکے تھے۔

## 4 جھوٹی قسمیں

منافقین اپنی صفائی کے لیے قسمیں کھاتے تھے تاکہ مسلمان ان سے راضی ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو جانتا ہے۔ جھوٹی قسم نفاق کی علامت ہے کیونکہ وہ سچائی کے بجائے الفاظ سے اعتماد حاصل کرتے ہیں۔

## 5 مسلمانوں میں بددلی

منافقین خطرات بڑھا چڑھا کر بیان کرتے، حوصلہ کم کرتے اور مشکل کاموں سے روکتے تھے۔ اجتماعی جدوجہد میں ایسا اندرونی کمزور کردار باہر کے دشمن سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔

## 6 مالی بخل

وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کتراتے تھے۔ اگر خرچ کرتے بھی تو بادل نخواستہ یا دکھاوے کے لیے کرتے۔ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ان کا مال قبولیت کے قابل نہ تھا۔

## 7 اہل ایمان کا مذاق

منافقین مخلص صدقہ دینے والوں کا مذاق اڑاتے۔ جو زیادہ دیتا اسے ریاکار کہتے اور جو کم دے سکتا تھا اسے حقیر سمجھتے۔ ان کا مقصد خیر کے کام کو کمزور کرنا تھا۔

## 8 مسجد ضرار

انہوں نے ایک مسجد بنائی جس کا مقصد ضرر، کفر، تفرقہ اور دشمن کے لیے اڈہ بنانا تھا۔ ظاہر مسجد کا تھا مگر باطن سازش کا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کو اس میں کھڑے ہونے سے منع فرمایا۔

## 9 اجازت طلب منافق

بعض کہتے تھے مجھے اجازت دیجیے اور فتنے میں نہ ڈالیے۔ قرآن نے واضح کیا کہ وہ خود فتنے میں پڑ چکے ہیں۔ وہ اپنی کمزوری کو دینی عذر کا نام دیتے تھے۔

## 10 خوشی اور غم کا الٹ معیار

اگر مسلمانوں کو کامیابی ملتی تو منافقین کو برا لگتا، اور اگر مشکل آتی تو خوش ہوتے۔ یہ ان کے باطن کی واضح علامت تھی کہ ان کا دل امت کے ساتھ نہیں تھا۔

## 11 توبہ کے بجائے ضد

انہیں بار بار موقع ملا کہ سچی توبہ کریں مگر وہ بہانوں، قسموں اور چالوں میں لگے رہے۔ نفاق کا علاج صدق اور اخلاص ہے، مگر وہ اپنی بیماری ماننے کو تیار نہ تھے۔

**امتحانی انداز:** منافقین کی علامات کو headings بنا کر لکھیں، عام نصیحت نہ بنائیں۔

# احکام زکوٰۃ

سورۃ التوبہ · تفصیلی موضوعاتی نوٹس

زکوٰۃ کا مفہوم، فرضیت، آٹھ مصارف، مال کی پاکیزگی، اجتماعی نظام اور وعید۔

## جواب لکھنے کی ترتیب

1. زکوٰۃ کا مفہوم
2. سورۃ التوبہ میں اہمیت
3. آٹھ مصارف
4. فقرا
5. مساکین
6. عاملین زکوٰۃ
7. مؤلفۃ القلوب
8. رقاب
9. غارمین
10. فی سبیل اللہ
11. ابن السبیل
12. زکوٰۃ نہ دینے کی وعید

## 1 زکوٰۃ کا مفہوم

زکوٰۃ اسلام کا مالی فریضہ ہے جس کا معنی پاکیزگی اور بڑھوتری ہے۔ مال میں سے مقرر حصہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مستحقین کو دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ مال کو بخل، حرام آمیزش اور غریبوں کے حق سے پاک کرتی ہے۔

## 2 سورۃ التوبہ میں اہمیت

سورۃ التوبہ میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو اسلامی اخوت کی علامت بتایا گیا۔ توبہ، نماز اور زکوٰۃ مل کر انسان کو اسلامی جماعت کا ذمہ دار فرد بناتے ہیں۔

## 3 آٹھ مصارف

سورۃ التوبہ میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان ہوئے: فقرا، مساکین، عاملین، مؤلفۃ القلوب، رقاب، غارمین، فی سبیل اللہ اور ابن السبیل۔ یہ تقسیم زکوٰۃ کو منظم اور عادلانہ بناتی ہے۔

## 4 فقرا

فقیر وہ ہے جس کے پاس ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی وسائل نہ ہوں۔ زکوٰۃ اس کی خوراک، لباس، رہائش اور بنیادی ضرورتوں میں مدد کرتی ہے۔

## 5 مساکین

مسکین بھی ضرورت مند ہے، بعض اوقات وہ اپنی ضرورت ظاہر نہیں کرتا۔ زکوٰۃ ایسے خاموش اور کمزور لوگوں تک پہنچانے کی ذمہ داری دیتی ہے۔

## 6 عاملین زکوٰۃ

زکوٰۃ جمع کرنے، حساب رکھنے اور تقسیم کرنے والے کارکن بھی مصرف میں شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ ایک منظم اجتماعی نظام بھی ہے۔

## 7 مؤلفۃ القلوب

جن لوگوں کے دل اسلام کی طرف مائل کرنے ہوں یا جن کی تائید سے دینی و اجتماعی فائدہ ہو، انہیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ یہ مصرف دعوت اور حکمت سے متعلق ہے۔

## 8 رقاب

غلاموں یا قیدیوں کی آزادی کے لیے زکوٰۃ استعمال ہو سکتی ہے۔ یہ حکم اسلام کے انسانی آزادی اور کمزور طبقات کی مدد کے مزاج کو ظاہر کرتا ہے۔

## 9 غارمین

قرض دار جو جائز ضرورت کی وجہ سے قرض میں دب گئے ہوں اور ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ یہ مصرف انہیں ذلت اور دباؤ سے نکالتا ہے۔

## 10 فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ میں دین کی نصرت، جہاد، دعوت، تعلیم اور اجتماعی خیر کے کام شامل ہیں۔ اس کا مقصد دین اور امت کی مضبوطی ہے۔

## 11 ابن السبیل

مسافر جو سفر میں ضرورت مند ہو جائے، اگرچہ وطن میں مالدار ہو، زکوٰۃ کا مستحق ہو سکتا ہے۔ یہ سفر کی ناگہانی مشکل میں امت کی مدد کا نظام ہے۔

## 12 زکوٰۃ نہ دینے کی وعید

سونا چاندی جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔ مال نعمت ہے، مگر اس میں اللہ تعالیٰ کا حق نہ دیا جائے تو وبال بن جاتا ہے۔

**امتحانی انداز:** آٹھ مصارف ترتیب سے لکھیں اور ہر مصرف کی مختصر مگر واضح وضاحت دیں۔